مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ فَانْتَهُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم ○ حصہ سوم

ابواب المناقب

ابواب العلل

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اُسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مُترجم

جلد دوم

تالیف: اِمام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ۰ لاہور ۰ پاکستان

Ph:7211788-7231788

نام کتاب: ــــــ جامع ترمذی شریف

تالیف: ــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ــــــ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ــــــ حافظ محبوب احمد خان

طابع: ــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابواب مناقب

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۵۰۹. بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۰۹: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے بارے میں

۱۵۳۹. حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَةَ قُرَیْشًا وَ اصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۳۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسمٰعیل علیہ السلام کو چنا اور اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے بنو کنانہ، بنو کنانہ سے قریش، قریش سے بنو ہاشم، اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۴۰. حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِیُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ قُرَیْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاکَرُوْا اَحْسَابَھُمْ بَیْنَھُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَکَ کَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِیْ کَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ فِرَقِھِمْ وَخَیْرَ الْفَرِیْقَیْنِ ثُمَّ خَیَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ الْقَبِیْلَةِ ثُمَّ خَیَّرَ الْبُیُوْتَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ بُیُوْتِھِمْ فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ ھُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ.

۱۵۴۰: حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا فرمایا اور مجھے ان میں سے بہترین جماعت میں پیدا فرمایا۔ پھر دو فریقوں کو پسند فرمایا۔ پھر تمام قبیلوں کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں۔ اور گھرانے میں بھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

۱۵۴۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا

۱۵۴۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن

سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

عبد المطلب نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، آپؐ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر دو گروہ کیے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسمٰعیل بن ابی خالد کی انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ واصْطَفٰى فِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۴۲: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ ابْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

٥١٠. بَابُ

١٥٤٤. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

١٥٤٥. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

٥١٠: باب

١٥٤٤: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں قبر سے سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ ناامید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ ابن آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٥٤٥: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ اسکے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

٥١١. بَابُ

١٥٤٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِيْ كَعْبٌ ثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ.

١٥٤٧. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا

٥١١: باب

١٥٤٦: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔

١٥٤٧: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور تمام انبیاء کی مثال اسطرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا، اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ

فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اسکے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء کرام علیہم السلام میں اسی طرح ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا اور میں شفاعت کروں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۴۸. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۴۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا۔ اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس دن آدم علیہ السلام سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ میں ہی وہ شخص ہوں جسکی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ اَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ.

۱۵۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ پھر میرے لیے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن جبیر قریشی ہیں۔ اور مصر کے رہنے والے ہیں۔ جبکہ نفیر کے پوتے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر شامی ہیں۔

۱۵۵۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند صحابہؓ نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ؐ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو انکی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام

وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ اور ''کُنْ'' سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ چنانچہ آپ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور اسکے کلمہ کُن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ جان لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور یہ میں فخر یہ نہیں کہہ رہا۔ میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مؤمن فقراء کیساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا اور میں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لیے کہہ رہا ہوں) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۵۱. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدِيْنِيُّ.

۱۵۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مذکور ہیں یہ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کیساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدینی ہے۔

۱۵۵۲. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۱۵۵۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز

مَالِکٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاَیْدِیْ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

روشن ہوگئی تھی اور جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن ہر چیز تاریک ہوگئی۔ ہم نے ابھی آپ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا (یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۲. بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۲: باب نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کے بارے میں

۱۵۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِیُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِیْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْیَمَ اَخَابَنِیْ یَعْمَرَ بْنِ لَیْثٍ اَاَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِی الْمِیْلَادِ قَالَ وَرَاَیْتُ خَذْقَ الطَّیْرِ اَخْضَرَ مُحِیْلًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۱۵۵۳: حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل (ہاتھیوں والے سال) میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے قبیلہ بنویعمر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے (مرتبہ میں) بڑے ہیں۔ لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔ میں نے ان سبز پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا) اس کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۱۳. بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ ﷺ

۵۱۳: باب نبوت کی ابتداء کے متعلق

۱۵۵۴. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ اَشْیَاخٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ وَلَا یَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمْ

۱۵۵۴: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابو طالب تجارت کے لیے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے ،لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کے پاس آیا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ

الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَا يَذْهَبُوْا بِهِ اِلَی الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهُ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا اِلٰی طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايِعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهُ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰی رَدَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ کہنے لگے کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگا کہ جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو اور یہ نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جوان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے۔ پھر واپس گیا اور انکے لیے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپؐ اونٹ چرانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ راہب کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو بدلی آپؐ پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپؐ پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی انکی طرف جھک گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ۔ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر راہب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لیے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں (گھر سے) باہر نکلنے والے ہیں۔ لہٰذا ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں جب ہمیں تمہارا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو۔ کہنے لگے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ (نبی) تمہارے راستے میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ (راہب) اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا سرپرست کون ہے۔ انہوں نے کہا

ابو طالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپؐ کو واپس بھیج دیا اور ابو بکرؓ نے بلالؓ کو آپؐ کے ساتھ اس راہب کے پاس بھیجا اور راہب نے آپؐ کو زادراہ کے طور پر زیتون اور روٹیاں دیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں[1]۔

۵۱۴. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

۵۱۴: باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور عمر مبارک کے متعلق

۱۵۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۵۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً هٰكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۵۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۵۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۵۵۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد بہت پست تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپؐ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا تو آپؐ کی عمر چالیس سال تھی۔ چنانچہ آپؐ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، پھر دس سال مدینہ منورہ میں اور تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ یہ حدیث

[1]: محدثین میں سے بعض حضرات نے اس حدیث کو اس لیے ضعیف قرار دیا ہے کہ حضرت بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابو بکرؓ نبی اکرم ﷺ سے دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

حَسَنٌ صَحِيحٌ. حسن صحیح ہے۔

خلاصة الابواب: (۱) حضور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد اپنے اپنے زمانہ کے عقلاء اور حکماء اور سادات عظام اور قائدین کرام تھے فہم وفراست حسن صورت اور حُسنِ سیرت مکارم اخلاق اور محاسن اعمال حلم اور بردباری اور جود وکرم و مہمان نوازی میں یکتائے زمانہ تھے ہر عزت ورفعت اور سیادت ووجاہت کے ماویٰ اور ملجا تھے اور سلسلۂ نسب کے آباء کرام میں بہت سوں کے متعلق تو احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہ سے منقول ہے کہ ملت ابراہیمی پر تھے۔ حضور ﷺ اپنی نسلی، نسبی اور خاندانی عظمت وفضیلت کا اظہار کر کے گویا یہ واضح کیا کہ خدا کا آخری نبی بننے اور خدا کی آخری کتاب پانے کا سب سے زیادہ مستحق میں ہی تھا اس سے معلوم ہوا کہ حکمت الٰہی اس کا لحاظ رکھتی تھی کہ مرتبۂ نبوت ورسالت پر فائز ہونے والی ہستی حسب ونسب اور خاندان کے اعتبار سے بلند درجہ اور عالی حیثیت ہو (۲) مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی اس وقت نبوت و رسالت کے لئے نامزد ہو چکی تھی جبکہ حضرت آدمؑ کی روح ان کے پیکر خاکی سے متعلق بھی نہیں ہوئی تھی اور ان کا پتلا زمین پر بے جان پڑا تھا یہ جملہ دراصل اس بات سے کنایہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت حضرت آدمؑ کے وجود میں آنے سے پہلے متعین ومقدر ہو چکی تھی (۳) حضور ﷺ کی عمر مبارک اور مکہ مکرمہ میں قیام کے بارے میں تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال کی روایتیں زیادہ ہیں علماء نے ان احادیث میں دو طرح تطبیق فرمائی اوّل یہ کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور تین سال بعد رسالت ملی اس کے دس سال بعد مکہ مکرمہ میں قیام ہوا اس بناء پر اس حدیث میں ان تین سال کا ذکر چھوٹ گیا جو نبوت اور رسالت کے درمیان تھے دوسری توجیہ یہ کی جاتی ہے کہ عموماً اعداد میں کسر کو شمار نہیں کیا جایا کرتا اسی بناء پر حضرت انسؓ کی روایت میں دونوں جگہ دہائیاں ذکر کر دیں اور کسر کو چھوڑ دیا اور پینسٹھ سال والی روایات میں سنہ ولادت اور سنہ وفات کو مستقل شمار کیا گیا چونکہ حضور ﷺ کی عمر شریف اصح قول کے موافق تریسٹھ سال کی ہوئی اس لئے باقی روایات کو بھی اس طرح راجح کیا جائے گا۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

۵۱۵: باب نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے متعلق

۱۵۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَا عْرِفُهُ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۵۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جن دنوں میں مبعوث ہوا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ

۱۵۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی کھا کر اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہؓ سے پوچھا

عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَاكَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَاكَانَتْ تُمَدُّاِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ.

کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کررہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جارہا تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

۵۱۶: بَابٌ

۱۵۶۰. حَدَّثَنَاعَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَقَالُوْا عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ.

۵۱۶: باب

۱۵۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا کہ اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اس حدیث کو ولید بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں، فروہ بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابومغراء ہے۔

۵۱۷. بَابٌ

۱۵۶۱. حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَوَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۱۷: باب

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے لیے منبر بنادیا جب آپؐ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ "تنا" اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہوگیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سہل بن سعد، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۶۲. حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ

۱۵۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپؐ نبی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس خوشے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اسے بلایا تو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ ؐ کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ ؐ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۵۱۸. بَابٌ

۵۱۸: باب

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَا لِيْ قَالَ عَزْرَةُ اَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ.

۱۵۶۳: حضرت ابو زید بن اخطب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعا کی (راوی حدیث) عزرہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۵۱۹. بَابٌ

۵۱۹: باب

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ

۱۵۶۴: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو طلحہ ؓ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف (کمزوری) محسوس کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کیلئے ہے۔ وہ کہنے لگیں ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا دی اور مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں میں وہاں پہنچا تو نبی اکرم ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہو گیا تو آپ ؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہ ؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ؐ نے پوچھا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا یہاں تک کہ میں ابوطلحہ ؓ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابوطلحہ ؓ فرمانے لگے: ام سلیم ؓ نبی اکرم ﷺ صحابہ اکرام ؓ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو انہیں

قَـدْجَـاءَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْـسَ عِـنْـدَ نَـامَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَتّٰى لَقِيَ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلاَ فَـقَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُـلَيْـمٍ مَـاعِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِـعُـكَّـةٍ لَهَـا فَـاَدَمَتْـهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَـالَ ائْـذَنْ لِـعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَـرَجُـوْا فَـاَكَـلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلاً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اوراس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ باہر نکلے اور آپؐ سے ملاقات کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ابوطلحہؓ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام سلیمؓ تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیمؓ وہی روٹیاں لائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیمؓ نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے۔ پھر دس کو بلایا وہ بھی کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس کو بلایا..... اوراس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور وہ ستر یا اسّی (۸۰) آدمی تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابُ

۵۲۰: باب

۱۵۶۵: حَـدَّثَنَااِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَـا مَـالِكُ بْـنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْـحَةَ عَـنْ اَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَـاءِ وَاَمَرَالنَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَـحْـتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِـرِ هِـمْ وَفِـي الْبَـابِ عَـنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ پا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن پر ہاتھ رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا اور تمام لوگوں نے اس سے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۱: بَابُ

۵۲۱: باب

۱۵۶۶: حَـدَّثَـنَـااِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا

۱۵۶۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَ رَحْمَةَ الْعِبَادِبِهٖ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَ تْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہے کہ ابتدائے نبوت میں جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور رحمت ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خواب روزِ روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا اور پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ حال رہا۔ ان دنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلوت (تنہائی) کو ہر چیز سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۲۲: بَابٌ

۱۵۶۷: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۲: باب

۱۵۶۷: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آج کل تم لوگ قدرت کی نشانیوں کو عذاب سمجھتے ہو اور ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں انہیں برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آپؐ کے ساتھ کھانا کھاتے اور کھانے کی تسبیح سنتے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے بہنے لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ وضو کے مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت آسمان سے (اللہ کی طرف سے) ہے۔ یہاں تک کہ ہم سب نے اس پانی سے وضو کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۶۸: حَدَّثَنَااِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرْسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ

۵۲۳: باب نزول وحی کی کیفیت کے متعلق

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور یہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آجاتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے پھر میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سخت

الْمَلَکُ رَجُلاً فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیَفْصِمُ عَنْہُ وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

سردی کے موسم میں بھی میں نے دیکھا کہ جب وحی نازل ہوئی اور یہ کیفیت ختم ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا کرتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں اور معجزات بیشمار ہیں امام ترمذیؒ چند بطور نمونہ کے نقل فرماتے ہیں۔ (۲) میں خدا کا حبیب ہوں کے ضمن میں بعض مشارحین نے تو یہ لکھا ہے کہ خلیل اور حبیب دونوں کے معنی دوست کے ہیں لیکن حبیب اس دوست کو جو محبوبیت کے مقام کو پہنچا ہوا ہو جبکہ خلیل مطلق دوست کو کہتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی دوستی کسی غرض کے تحت ہو جبکہ حبیب وہ دوست ہے جو اپنی دوستی میں بالکل بے لوث ہو اور بے غرض ہو (۳) وحی کے اصل معنی ہے اشارہ کرنا، رمز و کنایہ میں بات کرنا آہستہ سے بات کرنا' پیغام بھیجنا' القاء اور الہام کرنا۔ وحی کی کیفیت جو حدیث باب میں ذکر ہوئی ہے یہ حضور ﷺ پر سخت ترین وحی ہوتی تھی یعنی اس وحی کے الفاظ اور مفہوم و مقصد کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی تھی۔ فرشتہ انسان کی شکل اختیار کر کے الخ تحت شارحین نے یہ مشہور قول لکھا ہے کہ جب حضرت جبرئیلؑ انسان کی شکل میں آتے تھے تو زیادہ تر ایک صحابی حضرت دحیہ کلبی کی شکل و صورت میں آتے تھے۔ ایک صورت وحی کے القات کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بات اور کسی مضمون کا دل میں ڈالا جانا جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اُلقِی فی رؤعي (یہ بات میرے دل میں ڈال دی گئی۔

۵۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَۃِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۲۴: باب نبی اکرم ﷺ کی صفات کے متعلق

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ بَعِیْدُ مَابَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۶۹: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑے میں آپؐ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپؐ کے بال کندھوں سے لگتے تھے اور کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ آپ کا قد نہ لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: قد نہ تو بہت لمبا تھا نہ ٹھگنا، مطلب یہ ہے کہ آپ کا قد میانہ مائل بہ درازی تھا جس کو ہمارے محاوروں میں نکلتا قد کہتے ہیں بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ آنحضرت کسی مجمع میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس مجمع میں دراز قد لوگ بھی ہوتے تھے' آپ کی اعجازی حیثیت کو بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو جو عظمت و رفعت عطاء فرمائی تھی وہ ہر موقع پر آپؐ کے قد و قامت سے بھی ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ اگر آپؐ دراز قد لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپؐ ہی کے وجود کو سب سے نمایاں رکھتا تھا۔ آپؐ کی رنگت ایسی گندم گوں تھی جس کو سرخ سفید رنگ کہا جاتا ہے اسی طرح آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں

کے بیچ بیچ تھے۔ آنحضرت ﷺ کے سر کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں جب بالوں کی اصلاح کرائے ہوئے زیادہ دن گذر جاتے تو قدرتی طور پر بال لمبے ہو جاتے تھے اور جب اصلاح کرا لیتے تھے تو بالوں کی لمبائی کم ہو جاتی تھی۔ بہر حال حضور ﷺ نے بال لمبے بھی رکھے ہیں اور چھوٹے بھی نبی کریم ﷺ کا چال اور رفتار میں ایک خاص قسم کا ایسا وقار ہوتا تھا جس میں انکساری شامل ہو یا اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ جب آپ ﷺ چلتے تو اس اعتماد اور وقار کے ساتھ قدم اُٹھاتے جس طرح کوئی بہادر اور قوی و توانا شخص اپنے قدم اٹھاتا ہے۔ مہر نبوت آنحضرت ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی اور اس کی صورت یہ تھی کہ آپ ؐ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈوں کے برابر بیضوی شکل میں جسم مبارک سے کچھ ابھری ہوئی تھی یہی مخصوص اُبھار خاتم نبوت یعنی نبوت کی مہر اور علامت کہلاتا تھا اس مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں روایتیں مختلف ہیں لیکن ان روایتوں کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اس کا حجم گھٹتا بڑھتا رہتا تھا اس کی رنگت بھی مختلف ہوتی رہتی تھی۔ بہر حال حضور ﷺ کی ذات اقدس ہر لحاظ سے کامل مکمل تھی۔

۵۲۵: بَابٌ

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٌ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَالَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۵: باب

۱۵۷۰: حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت براءؓ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۶: بَابٌ

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشَا تَكَفَّا تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِیْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۲۶: باب

۱۵۷۱: حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے، آپؐ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُر گوشت ہوتے تھے سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی، سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب آپؐ چلتے تو آگے کی طرف جھکتے گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور بعد میں آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اس حدیث کو ابی سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۲۷: بَابٌ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِیْ حَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ

۵۲۷: باب

۱۵۷۲: حضرت ابراہیم بن محمدؒ جو حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں' فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب نبی اکرم ﷺ کے اوصاف

الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ
الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ
وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا
رَجِلاً وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي
الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ
الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ
شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ
فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ
النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ
النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ
رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ
لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ
الْاَصْمَعِيَّ يَقُوْلُ فِيْ تَفْسِيْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُوْلاً قَالَ
وَسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ فِيْ كَلَامِهِ تَمَغَّطَ فِيْ نُشَّابَتِهٖ
اَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهُ
فِيْ بَعْضٍ قِصَرًا وَاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ
وَالرَّجُلُ الَّذِيْ فِيْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَيْ يَنْحَنِيْ قَلِيْلاً
وَاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ
الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِيْ فِيْ بَيَاضِهٖ
حُمْرَةٌ وَالْاَدْعَجُ الشَّدِيْدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ
الطَّوِيْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ
الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيْقُ الَّذِيْ كَاَنَّهٗ
قَضِيْبٌ مِنَ الصَّدْرِ اِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ

بیان کرتے تو فرماتے کہ آپؐ نہ لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے
بلکہ میانہ قد تھے۔ آپؐ کے بال نہ بہت گھنگریالے تھے اور نہ
بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے تھوڑے گھنگریالے تھے۔ بہت موٹے
بھی نہیں تھے۔ آپؐ کا چہرہ بالکل گول تھا بلکہ چہرے میں
قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ وسفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی
، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان
گوشت تھا۔ آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے
سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر سی تھی۔ ہتھیلیاں اور تلوے
بھرے بھرے تھے۔ جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ
نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو پورے گھوم کر
دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپؐ کے شانوں کے درمیان
مہر نبوت تھی۔ وہ خاتم النبیین اور سب سے اچھے سینے والے
(حسد سے پاک) سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم
طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک
آپؐ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپؐ کی
تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد
آپؐ سا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابوجعفر
کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپؐ کی صفات کی تفسیر کرتے
ہوئے سنا کہ "مُمَّغِطُ" دراز قد۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک
اعرابی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهٖ" اپنا تیر
بہت کھینچا "مُتَرَدِّدُ"۔ جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے
ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو "قَطَطُ" بہت گھنگھریالے اور "
رَجُلُ" ہلکے گھنگھریالے بالوں والا۔ "مُطَهَّمُ" نہایت فربہ
اور زیادہ گوشت والا۔ "مُكَلْثَمُ" گول چہرے والا۔ "مشرب"
سرخی مائل گورے رنگ والا۔ "اَدْعَجُ" جسکی آنکھیں خوب سیاہ
ہوں۔ "اَهْدَبُ" جسکی پلکیں لمبی ہوں۔ "كَتَدُ"
دونوں شانوں کے درمیان جگہ اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔
"مُسْرُبَةُ" سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ "الشَّثْنُ"

الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ تَقُوْلُ انْحَدَرْنَا مِنْ صُبُوْبٍ صَبَبٍ وَقَوْلُهُ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ يُرِيْدُ رُءُوسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيْهَةُ اَلْمُفَاجَاةُ يَقُوْلُ بَدَهْتُهُ بِاَمْرٍ اَیْ فَجِئْتُهُ۔

جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہوں۔ "تَقَلُّعٌ" پیر گاڑ کر چلنا "الصَّبَبُ" بلندی سے اترنا۔ "جَلِيْلُ الْمُشَاشِ" بڑے جوڑوں والا۔ مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے۔ "عَشِيْرٌ" اس سے مراد صحبت ہے اسلئے کہ عشیر صاحب کو کہتے ہیں۔ "بَدَهْتُهُ" اچانک۔

۵۲۸۔ بَابٌ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْرَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۲۸: باب

۱۵۷۳: روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو اُن کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن یزید۔ اس حدیث کو زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲۹۔ بَابٌ

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى۔

۵۲۹: باب

۱۵۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمے کو تین مرتبہ دھراتے تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۳۰۔ بَابٌ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلَ هٰذَا۔

۵۳۰: باب

۱۵۷۵: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے۔ وہ عبداللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا

۱۵۷۶: ہم سے روایت کی احمد بن خالد الخلال نے انہوں نے

يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ جَزْءٍ قَالَ مَاكَانَ ضَحِكُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

یحییٰ سے وہ لیث سے وہ یزید بن ابی حبیب سے اور وہ عبداللہ بن حارثؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی آپؐ کی مسکراہٹ تھی ۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ہم اس حدیث کو لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۵۳۱: باب مہر نبوت کے متعلق

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۷۷: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے ۔آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی ۔پھر آپؐ نے وضو کیا اور میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے ۔جیسے چھپر کٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔اس باب میں حضرت سلمانؓ، قرہ بن ایاس مزنیؓ ،جابر بن سمرہؓ ،ابورمثہؓ ، بریدہ اسلمیؓ ،عبداللہ بن سرجسؓ ،عمرو بن اخطبؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدود تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۲: بَابٌ

۵۳۲: باب

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَنَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ

۱۵۷۹: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں ۔آپؐ ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپؐ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَلَيْسَ بَاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۳: بَابٌ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ قَطَنٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَاضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَااَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ اللَّحْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۳: باب

۱۵۸۰: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپؐ کی ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۱: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ رو تھے، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے سماک بن حرب سے پوچھا کہ "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ "کشادہ دھان"۔ میں نے پوچھا" اشکل العینین" سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا "بڑی آنکھ والے"۔ میں نے پوچھا " منھوس العقب " سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا "کم گوشت والے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴: بَابٌ

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهِ وَمَارَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهُ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۴: باب

۱۵۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپؐ کی شکل میں گھوم رہا ہو۔ پھر میں نے آپؐ سے تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ زمین آپؐ کے لیے لپیٹی جا رہی ہو۔ ہم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے اور آپؐ بے پروا چلتے جاتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵: بَابٌ

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ

۵۳۵: باب

۱۵۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (شب معراج میں) انبیاء کرام علیہم السلام میرے سامنے آئے تو (میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام چھریرے

كَـانَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَ ةَ وَرَاَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْـرَبُ النَّـاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَاَيْـتُ اِبْـرَاهِيْـمَ فَـاِذَا اَقْـرَبُ مَنْ رَاَيْـتُ بِـهٖ شَبَهًـا صَـاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِـهٖ شَبَهًـا دِحْيَةُ هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بدن کے جوان تھے۔ (یعنی ہلکے پھلکے) جیسے قبیلہ شنوءۃ کے لوگ ہیں۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعودؓ کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو دحیہ کلبیؓ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

۵۳۶: باب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے متعلق

۱۵۸۴: حَدَّثَـنَـا اَحْـمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَـالَا نَـا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِيْ عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ.

۱۵۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمر پینسٹھ سال تھی۔

۱۵۸۵: حَدَّثَـنَـا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنَا ابْنُ عَبَّـاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُـوُفِّـيَ وَهُـوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۵: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے وہ بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

۵۳۷. بَابٌ

۵۳۷: باب

۱۵۸۶: حَـدَّثَـنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَـرِيَّـا بْنُ اِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَـالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْـرَةَ يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَـابِ عَـنْ عَـائِشَةَ وَاَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.

۱۵۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔
اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ، اور دغفل بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دغفل کا نبی اکرم ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۵۳۸: بَابٌ

۵۳۸: باب

۱۵۸۷: حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

۱۵۸۷: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَخْطُبُ یَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَ سِتِّیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلاَثٍ وَ سِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۹. بَابٌ

۵۳۹: باب

۱۵۸۸. حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ وَالْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیِّ الْبَصْرِیُّ قَالاَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیِّ فِیْ حَدِیْثِهِ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا.

۱۵۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِیْقٌ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

۱۵۸۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خَلِیْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً لاَ تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِیْلاً وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ لَخَلِیْلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ.

۱۵۸۹: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباس اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْهَرِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۵۹۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب میں بہتر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۹۱: حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے ؟فرمانے لگیں کہ ابوبکرؓ سے، میں نے پوچھا کہ ان کے بعد۔ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر۔ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراحؓ سے۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ انکے بعد؟ لیکن اس مرتبہ حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهْبَانَ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَكَثِيْرِ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

۱۵۹۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

۵۴۰: بَابٌ

۵۴۰: باب

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلاً خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا

۱۵۹۳: حضرت ابن ابی معلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جو جی چاہے کھائے پیئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کرلے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے کہ اس شیخ (یعنی ابوبکرؓ) پر تعجب ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپؐ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپؐ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بلکہ ہم آپؐ پر

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِيْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلاً وَلٰكِنْ وُدٌّ وَاخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاثًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ عُوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَمَنَّ اِلَيْنَا يَعْنِيْ اَمَنَّ عَلَيْنَا.

اپنے آباء واجداد اور اپنے اموال قربان کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکرؓ) سے زیادہ ہم پر احسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ (آپؐ نے فرمایا کہ) اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی (یعنی ابوبکرؓ) کو دوست بنایا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ یہ بات آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا کہ جان لو کہ تمہارا دوست (آنحضرتؐ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوعوانہ سے بھی منقول ہے۔ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں۔ ''امن الینا'' سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَاوَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۹۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کرلے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کرلے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ہم اپنے آباء اور امہات کو آپؐ پر قربان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اور لوگ کہنے لگے کہ اس شیخ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اور اخروی زندگی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کے لیے کہا اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ چنانچہ (حقیقت میں) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر صدیقؓ اسکے مستحق تھے لیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ (سنو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔ (اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جو لوگوں نے

مسجد میں آنے جانے کیلئے بنائی ہوئی تھیں یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۱: بَابٌ

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ نَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِاَ حَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَأْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَ نَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلٰى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ زَائِدَةَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۴۱: باب

۱۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۹۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری اسے عبد الملک بن عمیر وہ ربعی کے مولی وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ اور وہ عبد الملک بن عمیر سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تدلیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے عبد الملک سے اور کبھی بلا واسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعد بھی سفیان ثوری وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولی ہلال وہ ربعی وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٥٩٧ . حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سَالِمٍ اَبِى الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ مَا بَقَائِىْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۱۵۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کب تک میں تم لوگوں میں ہوں۔ لہٰذا میرے بعد تم ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرنا۔

١٥٩٨ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوْقَرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّهِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْ هُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوْقَرِيُّ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۹۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے (یعنی تمام لوگوں کے) البتہ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ۔ اے علیؓ ان دونوں کو اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

١٥٩٩ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

١٦٠٠ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ.

۱۶۰۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں مت بتانا۔

۵۴۲: بَابُ

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۵۴۲: باب

۱۶۰۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں (یعنی خلافت کا)۔ کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔ یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسعید کا ذکر نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۵۴۳: بَابُ

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

۵۴۳: باب

۱۶۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار و مہاجرین صحابہؓ کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابوبکرؓ و عمرؓ بیٹھے ہوئے ہوتے تو کسی کو جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپؐ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپؐ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۴۴: بَابُ

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ

۵۴۴: باب

۱۶۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپؐ کی دائیں طرف ابوبکر تھے اور بائیں طرف عمرؓ تھے۔ آپؐ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

سعید بن مسلم محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اسکے علاوہ اورسند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنِيْ كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہٰذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہو گے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۵: بَابٌ

۵۴۵: باب

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ

۱۶۰۵: حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حنطب نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا یعنی وہ صحابی نہیں ہیں۔

۵۴۶: بَابٌ

۵۴۶: باب

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ

۱۶۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جسکی وجہ سے لوگ انکی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہٰذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں آپؐ نے دوبارہ حکم دیا کہ ابو بکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ آپؐ سے کہو کہ ابو بکرؓ رو پڑیں گے۔ حفصہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو جنھوں نے یوسف علیہ السلام کو قید خانے جانے پر مجبور کردیا۔ جاؤ اور ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حفصہؓ، عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے

صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاکُنْتُ لَاُ صِیْبَ مِنْکِ خَیْرًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ.

کبھی خیر نہیں پہنچی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۷: بَابٌ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکُوْفِیُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۴۷: باب

۱۶۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم میں ابوبکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۸: بَابٌ

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ هٰذَا الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۵۴۸: باب

۱۶۰۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (یعنی دو درہم یا دو روپے وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لیے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لیے تیار کی گئی ہے۔ چنانچہ جو نماز بحسن وخوبی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ وخیرات دینے والوں کو صدقے کے دروازے اور روزے داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز واکرام کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِیُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ

۱۶۰۹: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں

اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالاً فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَیْءٍ اَبَدًا هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لیکر حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکرؓ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا انکے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے کہا کہ میں کبھی ان (ابوبکرؓ) پر سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۹: بَابٌ

۱۶۱۰: حَدَّثَنَاعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۹: باب

۱۶۱۰: حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوتو تم ابوبکرؓ کے پاس جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۰: بَابٌ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۵۰: باب

۱۶۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔[1] اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے غریب ہے۔

۵۵۱: بَابٌ

۱۶۱۲: حَدَّثَنَاالْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ

۵۵۱: باب

۱۶۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کیے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو)۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو معن سے

[1] ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

اور وہ موسیٰ بن طلحہؒ سے عائشہؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۵۵۲: بَاب

۵۵۲: باب

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْاَشَجُّ نَا تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْجَحَّافِ اِسْمُهُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

۱۶۱۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور اہل زمین سے ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے وزیر ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ ابوحجاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لیے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات اس دن وہاں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت ابوبکر صدیقؓ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی عظیم الشان کارناموں سے لبریز ہے۔ شروع سے لے کر آخر زندگی تک اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت فرمائی ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہے خصوصاً انہوں نے سوا دو برس کی قلیل مدت خلافت میں اپنے مساعی جمیلہ کے جو لازوال نقش و نگار چھوڑے وہ قیامت تک مٹ نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد سرزمین عرب ایک دفعہ پھر ضلالت و گمراہی کا گہوارہ بن گئی تھی مؤرخین کا بیان ہے کہ قریش اور ثقیف کے سوا تمام عرب اسلام کی حکومت سے باغی تھا۔ مدعیان نبوت کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ملک میں شورش برپا کر رہی تھیں۔ منکرین زکوٰۃ مدینہ منورہ لوٹنے کی دھمکی دے رہے تھے۔ غرض خورشید دو عالم ﷺ کے غروب ہوتے ہی شمع اسلام کے چراغ سحری بن جانے کا خطرہ تھا لیکن جانشین رسول اللہ ﷺ نے اپنی روشن ضمیری اور غیر معمولی استقلال کے باعث نہ صرف اس کو گل ہونے سے محفوظ رکھا بلکہ اسی مشعل ہدایت سے تمام کو منور کر دیا اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اسلام کو جس نے دوبارہ زندہ کیا اور دنیائے اسلام پر سب سے زیادہ جس کا احسان ہے وہ یہی ذات

گرامی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ میں نے دیدیا لیکن صدیق اکبرؓ کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی آخرت میں عطاء فرمائیں گے۔

مُنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَکَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَیْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے اسلام کو تقویت پہنچا۔ راوی فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵۳: بَابٌ

۵۵۳: باب

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِیُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِیْهِ وَقَالَ فِیْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِیْهِ شَکَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِ مَاقَالَ عُمَرُ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔) اس باب میں فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵۴: بَابٌ

۵۵۴: باب

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطابؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ دوسری صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب

فَاسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ.

ہے۔ بعض محدثین نے نضر ابوعمر کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۵۵. بَابُ

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ.

۵۵۵: باب

۱۶۱۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انسانوں سے بہتر! انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔ اس باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۱۶۱۹: حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا شخص ابوبکرؓ اور عمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۵۵۶: بَابُ

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

۵۵۶: باب

۱۶۲۰: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۵۷: بَابُ

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۵۵۷: باب

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی کیا تعبیر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی تعبیر علم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۲۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کے لیے ہے۔ میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ کہنے لگے وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۸: بَابُ

۵۵۸: باب

۱۶۲۳ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ الْمَرْوَزِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ قَالَ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَ هَا وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَیَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى

۱۶۲۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی۔ آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا؟ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں۔ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا؟ میں نے کہا قریشی تو میں بھی ہوں، کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطابؓ کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سنے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی میں بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کیلئے دو رکعت نماز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْيٌ.

پڑھنا اسکا حق ہے[1]۔ (لہٰذا دو رکعت ادا کرتا ہوں) آپؐ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے پہلے ہوتے ہو۔ اس باب میں جابرؓ، معاذ، انسؓ، اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ یہ عمر بن خطابؓ کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ بعض احادیث میں اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

۵۵۹: بَابٌ

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ

۵۵۹: باب

۱۶۲۴: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف[2] بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی۔ پھر ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے

---

[1] اس حدیث سے وضو اور تحیۃ الوضو کی فضیلت ثابت ہوئی اور حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں، حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا نبی اکرم ﷺ پر افضل ہونا نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ ہی افضل ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

[2] یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ سیاہ فام باندی نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، عثمان اور علیؓ کی موجودگی میں تو دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمرؓ کے داخل ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے اسکو شیطانی کام قرار دیا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح وسالم واپس آنا چونکہ خوشی کا باعث تھا پھر اس (لونڈی) نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہٰذا آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اسکی نذر پوری ہو جاتی تھی۔ لہٰذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دف حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اسکی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اُسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

تَـضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ.

تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔ یہ حدیث بریدہؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حَـدَّثَـنَـا الْحَسَنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَ نْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَ نْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۲۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: عائشہ! آؤ دیکھو۔ میں گئی اور ٹھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری ٹھوڑی آپؐ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپؐ کے نزدیک میری کیا قدر ومنزلت ہے۔ لہٰذا میں نے کہا "نہیں" اتنے میں عمرؓ آگئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں شیاطین جن وانس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے[۱]۔ پھر میں لوٹ آئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۶۰: بَابٌ

۵۶۰: باب

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۱۶۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پھر عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی۔ پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر العمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

---

[۱] اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ شیطان نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ یہ اسلئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کو یہ فضیلت نبی اکرم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۵٦١: بَابُ

١٦٢٧: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَخْبَرَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِیْ مُفَهَّمُوْنَ.

۵٦١: باب

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثون[1] ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جنکو دین کی سمجھ عطا کی گئی۔

۵٦٢. بَابُ

١٦٢٨: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

١٦٢٩: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰی غَنَمًا لَهُ اِذْجَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَيْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِی الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵٦٢: باب

۱۶۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر ایک شخص داخل ہوگا۔ وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ پھر فرمایا کہ ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ اس مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۱۶۲۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اسکی بکری پکڑلی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ تم اس دن کیا کرو گے، جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ابوبکرؓ وعمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرتے ہیں۔ یہ دولت اللہ ہی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایات بھی اس معنیٰ کی تائید کرتی ہیں کیونکہ ان میں ''مُکَلَّمُوْنَ'' کے الفاظ آئے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محدث وہ ہے جسکی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ کی زبان اور دل میں حق جاری ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ابوبکر، عمرؓ اور عثمان احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت عمر فاروق ؓ: امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل بے شمار ہیں ان کی عظیم ترین شخصیت وحیثیت اوران کے بلندترین مقام ومرتبہ کی منقبت میں یہی ایک بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کی دعاء قبول کر کے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اوران کے ذریعہ اپنے دین کو زبردست حمایت وشوکت عطاء فرمائی۔ ان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ منجانب اللہ راہ صواب ان پر روشن ہوجاتی تھی الہام والقاء کے ذریعہ غیبی طور پر ان کی راہنمائی ہوتی تھی ان کے دل میں وہی بات ڈالی جاتی تھی جوحق ہوتی تھی اوران کی رائے وحی الٰہی اور کتاب اللہ کے موافق پڑتی تھی۔ اسی بناء پر علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے حق میں ان کی رائے خلافتِ صدیقؓ کے حق میں ہونے کی دلیل ہے۔ ابنِ مردویہؒ نے حضرت مجاہدؒ کا قول نقل کیا ہے کہ (کسی معاملہ ومسئلہ میں) حضرت عمر فاروقؓ جو رائے دیتے تھے اس کے موافق آیات قرآن نازل ہوتی تھیں۔ ابن عساکر سیدنا علی مرتضیٰؓ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں قرآن حضرت عمر کی رائے میں سے ایک رائے ہے یعنی قرآنی آیات کا ایک بڑا حصہ حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ''موافقات عمرؓ'' یعنی حضرت عمرؓ کی رائے سے قرآن کریم میں جہاں جہاں اتفاق کیا گیا ہے ایسے مواقع بیس ہیں (۱) حدیث نمبر ۱۶۱۸ حضرت عمرؓ کے حق میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یا تو ان کے ایام خلافت پر محمول ہے یعنی حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں تمام انسانوں سے بہتر تھے اس حقیقت کو آنحضرت ﷺ نے پہلے بیان فرمادیا تھا یا یہ کہ اس ارشاد گرامی میں ابوبکرؓ کے بعد کے الفاظ مقدر ہیں یعنی نبی کریم ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ آفتاب کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابوبکرؓ کے بعد عمر سے بہتر ہو (۲) دَف سے مراد وہ گول باجا ہے جو چھلنی کی طرز کا اور ایک طرف سے منڈھا ہوا ہو اور اس میں جھانجھ نہ ہو۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اگر تُو نے نذر مانی ہے'' یہ جملہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نذر (منت) کا پورا کرنا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہو واجب ہے اور رسول ﷺ کا سفر جہاد سے باعافیت واپس تشریف آوری پر کہ جس میں جانیں چلی جاتی ہیں مسرّت وشادمانی کا اظہار کرنا ایسی چیز تھی جس سے اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہے ورنہ ایسا نہ کرنا اس سے ثابت ہوا کہ ویسے تو دف بجانا جائز نہیں لیکن اس طرح کے موقع پر جائز ہے جن میں شارع علیہ السلام کی اجازت منقول ہوئی ہو۔ اس واقعہ کو بنیاد بنا کر تقریبات اور خوشی ومسرّت کے مواقع اور عرسوں اور عید وغیرہ میں راگ اور باجے اور ناچ رنگ کی محفلوں کو جائز کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ صحیح احادیث میں ان سب چیزوں کی حرمت اور گناہ ہونا ثابت ہے اگرچہ وہ راگ محض اپنا دل خوش کرنے کے لئے ہو جیسا کہ ہدایہ درمختار اور بحرالرّائق وغیرہ میں لکھا ہے ''تم سے تو شیطان بھی خوف زدہ رہتا ہے'' میں شیطان سے مراد وہ سیاہ فام لڑکی تھی جو ایک شیطانی کام کر کے انسانی شیطان کا مصداق بن گئی تھی یا وہ

شیطان مراد ہے جو اس لڑکی پر مسلط تھا جس نے تفریح طبع کے لئے لہویعنی (بیہودگی) کی حد تک پہنچا دیا تھا یہ حدیث کی اجزائی وضاحت تھی اب اشکال یہ ہے کہ وہ لڑکی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے سامنے تو دف بجاتی رہی اور حضور ﷺ خاموش رہے لیکن جیسے ہی حضرت عمرؓ تشریف لائے تو اس نے بند کر دیا تو آخر میں آپ ﷺ نے اس کو شیطان سے تعبیر کیا آخر ایسا کیوں! اس کا جواب یہ ہے کہ اس لڑکی نے جب دف بجانا شروع کیا تو اتنی منہمک ہوئی کہ جائز حد سے گذر گئی اور اس کا یہ عمل گناہ کے دائرے میں داخل ہو گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت حضرت عمرؓ آ گئے اس لئے آنحضرت ﷺ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے جن میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ کام بس اتنا ہی جائز ہے جتنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے زیادہ منع ہے۔ حدیث نمبر ۱۶۲۵ اس حبشی عورت کی کرتب بازی اور تماشا آرائی کی اس ظاہری صورت کے اعتبار سے جو لہو ولعب کی صورت سے مشابہ تھی وہ حقیقت کے اعتبار سے لہو لعب نہیں تھا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ دراصل وہ عورت نیزہ وغیرہ کی ذریعہ مشاقی دکھا رہی تھی جو جہاد کے لئے ایک کار آمد چیز تھی اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اس کی وہ مشاقی خود اور حضرت عائشہؓ کو بھی دکھائی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمرؓ علیین (جنت کی ایک وادی) میں بلند ترین مقام پر ہوں گے اور اہل جنت کے سردار ہوں گے ظاہر ہے جنت میں تو کوئی بھی ادھیڑ عمر کا نہیں ہوگا سب جواں ہوں گے اس لئے ادھیڑ عمر والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو ادھیڑ عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوں گے۔ اگلوں سے مراد گذشتہ امتوں کے لوگ مراد ہیں جن میں اصحاب کہف آل فرعون کے اہل ایمان بھی شامل ہیں اور پچھلوں سے مراد اس وقت کے لوگ ہیں جن میں تمام اولیاء اللہ اور شہداء بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خلافت حکم نبوی ﷺ کے مطابق تھی۔ باہم محبت رکھنے والوں کی عادت ہے کہ جب آپس میں ان کی ایک دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاداں و فرحاں ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح جسم کے اعضاء میں کان اور آنکھ اپنی خصوصی اہمیت اور حیثیت کی بناء پر سب سے زیادہ خوبی و عمدگی رکھتے ہیں اسی طرح یہ دونوں حضرات (ابوبکرؓ و عمرؓ) اپنی خصوصی اہمیت و حیثیت کے اعتبار سے ملت اسلامیہ میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت رکھتے ہیں۔ حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ (بلکہ تمام فرشتوں) سے افضل اعلیٰ وہیں اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام صحابہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں جبکہ باقی تمام صحابہ لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہیں۔ یعنی آپ ﷺ نے اس خواب کو سن کر یہ تعبیر لی کہ عمرؓ کی خلافت کے بعد فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا دینی و ملی امور میں انتشار و اضمحلال آ جائے گا۔

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهُ كُنِيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب انکی دو کنیتیں ہیں ابوعمرو اور ابوعبداللہ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَآءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ

۱۶۳۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے۔ آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس پہاڑ پر حرکت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہؓ اسلمیؓ

وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۶۳: بَابُ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۵۶۳: باب

۱۶۳۲: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے۔ اور میرا رفیق عثمان ہے۔ یعنی جنت میں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

۵۶۴: بَابُ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَآءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَرُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَآءَ عَدَّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ.

۵۶۴: باب

۱۶۳۳: حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حرا ہلا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ (باغی) کہنے لگے ہاں۔ پھر آپؓ نے فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا کون ہے جو اس تنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے اسکا (صدقہ وخیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کرایا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لیے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ رومہ کے کنوئیں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کیے پانی نہیں پی سکتا تھا اور میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپؓ نے بہت سی باتیں گنوائیں۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابو عبدالرحمٰن سلمی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا

۱۶۳۴: حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ

السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَيُكْنى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلٰى لِاٰلِ عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ.

میں نے نبی اکرم ﷺ کوغزوۂ تبوک کے لیے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: سواونٹ، پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہیں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دوسواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواونٹ اپنے ذمے لے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اسکا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اسکی پکڑ نہیں ہوگی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَافِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۳۵: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اسطرح مذکور ہے کہ وہ غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپؐ کی گود میں ڈال دیئے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَمَّا اَمَرَرَسُوْلُ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى

۱۶۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ نبی اکرم ﷺ کے پیغامبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی پھر آپؐ نے فرمایا: عثمان، اللہ

اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی يَدَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اور اسکے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ (یعنی آپؐ نے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرا کر بیعت کی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدِ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالُوْا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ انا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِی الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِیِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَیَّ قَالَ فَجِیْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَآءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُ هَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِیْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ

۱۶۳۷: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے چھت پر چڑھے تو میں بھی موجود تھا۔ آپؓ نے فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا۔ گویا کہ وہ دو اونٹ یا دو گدھے تھے۔ حضرت عثمانؓ انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چنانچہ میں نے اسے خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا ہوں کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔ اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا آج مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے، کہنے لگا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کا پورا لشکر اپنے مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں

بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْالِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں (یعنی حضرت عثمانؓ) ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ اس پر وہ پہاڑ لرزنے لگا۔ یہاں تک کہ اسکے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپؐ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور فرمایا ثبیر رک جا۔ تجھ پر نبی ﷺ، صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دی۔ اور (فرمایا) رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَآءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّرَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

۱۶۳۸: حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعبؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر آپؐ نے فتنوں کے متعلق بتایا اور فرمایا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو آپؐ فرمانے لگے یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف اشارہ کیا) حضرت مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ یہ شخص۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۵: بَابٌ

۵۶۵: باب

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۱۶۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (یعنی خلافت) پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔ اس حدیث مبارکہ میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

طَوِيْلَةٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۶. بَابٌ

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۶۶: باب

۱۶۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۶۷: بَاب

۱۶۴۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا بْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۶۷: باب

۱۶۴۲: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لیے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ لوگ کہنے لگے قریشی ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ کہنے لگا میں آپؓ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پوچھا کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگا۔ اللہ اکبر (پھر تم لوگ انکی فضیلت کے قائل کیوں ہو) پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَکَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَکَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تمہارے سوال کے جواب دوں۔ جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت عثمانؓ کو) معاف کردیا۔ جنگ بدر کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور آپؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آؤ بیعت رضوان کی طرف تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ حضرت عثمانؓ کی بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہوسکے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جاسکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: بَابٌ

۵۶۸: باب

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَاکَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِی الْحَدِيْثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنٰى اَبَا سُفْيَانَ.

۱۶۴۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے اسکی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور محمد بن زیاد جو میمون بن مہران کے دوست ہیں حدیث میں ضعیف ہیں جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو حارث ہے اور وہ بصری ہیں۔ اور ابو امامہؓ کے ساتھی محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو سفیان ہے۔

۵۶۹: بَابٌ

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْلِکْ عَلَیَّ الْبَابَ فَلَا یَدْخُلَنَّ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبِیْ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ ثَنِیْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ۔

۵۶۹: باب

۱۶۴۴: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلا اور ہم انصاریوں کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپؐ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہوتا کہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آسکے۔ ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے ابوبکرؓ۔ میں نے آپ کو بتایا۔ فرمایا انہیں آنے دو انہیں جنت کی بشارت دو۔ وہ اندر آ گئے۔ پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون۔ عمر بن خطابؓ ہوں۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنادی۔ پھر تیسرا شخص آیا تو میں نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر آنے دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دیدو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے ابی عثمان نہدی سے منقول ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۴۵: حضرت ابوسہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں محصور تھے تو مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت عثمانؓ: بئر رومہ یعنی رومہ کا کنواں یہ مدینہ کے اس بڑے کنویں کا نام ہے جو وادی عقیق میں مسجد قبلتین کے شمالی جانب واقع ہوا ہے اس کنویں کا پانی شیریں، لطیف اور پاکیزہ ہے اس مناسبت سے کہ آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق اس کنویں کو خریدنے اور وقف کرنے کے سبب حضرت عثمانؓ کا جنتی ہونا ثابت ہوا اس کنویں کا ایک نام ''بئر جنت'' یعنی جنتی کنواں بھی مشہور ہے۔ اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو ایک لاکھ درہم کے عوض خریدا تھا۔ فلاں شخص کی

اولاد سے مراد انصار سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے وہ افراد جو مسجد نبوی کے قریب آباد تھے اور ان کی ملکیت میں ایک ایسی زمین تھی جس کو مسجد نبوی میں شامل کر دینے سے مسجد شریف وسیع اور کشادہ ہو جاتی تو حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو متوجہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے آنحضرت ﷺ کی خواہش کے مطابق اس زمین کو بیس ہزار یا پچپن ہزار درہم کے عوض خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرنے کے لئے وقف کر دیا پھر بعد میں ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے اس کی دیواریں اور ستون منقش پتھروں اور چونے سے بنوائے اور چھت ساکھو کی لکڑی کی کروائی۔ اس کے علاوہ جنگ تبوک کی مہم میں تیس ہزار اور دس ہزار سوار شامل تھے تو اس بناء پر گویا حضرت عثمانؓ نے دس ہزار سے زیادہ فوج کے لئے سامان مہیا کیا اور اس اہتمام کے ساتھ کہ اس کے لئے ایک ایک تسمہ تک ان کے روپے سے خریدا گیا تھا اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور سامان رسد کے لئے ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضور ﷺ اس فیاضی سے اس قدر خوش ہوئے کہ اشرفیوں کو دست مبارک سے اچھالتے تھے اور فرماتے تھے ''آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں طرابلس، الجزائر، مراکش، اسپین، قبرص، طبرستان فتح ہوئے اس کے علاوہ بھی فتوحات ہوئیں۔ ایک عظیم الشان بحری جنگ بھی حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ حضور ﷺ نے شہادت کی پیشین گوئی فرمائی۔ اسی طرح بیعت الرضوان کے موقع پر حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کے قائم مقام قرار دیا اس بناء پر ان کی بیعت گویا سب لوگوں کی بیعت سے افضل و اشرف رہی۔ مخالفین حضرت عثمانؓ کو حضرت ابن عمرؓ کا مسکت اور مدلل جواب میں سے ایک منصف شخص کی تسلی و تشفی ہو جاتی ہے۔ ان مذکورہ ابواب اور مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں حضرت عثمانؓ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ خلیفہ ثالث امیر المومنین و امام المسلمین حضرت عثمانؓ کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور بغض رکھنے والے کا جنازہ لایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے انکار فرمادیا کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی بغض رکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہؓ حصہ اوّل دیکھئے۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

۱۶۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُ وْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے

۱۶۴۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: پس وہ (حضرت علیؓ) ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے۔ اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہؓ نے عہد کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہونے پر بتادیں گے کہ حضرت علیؓ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو ان چار آدمیوں میں ایک کھڑا

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ الثَّانِىْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيًّا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِىْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

ہوا اور آپؐ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؓ نے کیا کیا۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیرلیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپؐ نے اس سے بھی چہرہ پھیرلیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ آپؐ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؓ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا دوست ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَرِيْحَةَ اَوْزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنَ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ سَرِيْحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ اُسَيْدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۴۷: حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (شعبہ کو شک ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علیؓ بھی اس کا دوست ہے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اس حدیث کو میمون بن عبداللہ سے وہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوالْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِىْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِىْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۶۴۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لیے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ: یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ

[1]: شیعہ حضرات کا حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر اس حدیث سے استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں۔ کبھی دوست، کبھی مالک، کبھی رب اور اس کے علاوہ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا لفظ مولیٰ کو کسی ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور عقل کے خلاف ہے۔ پھر اگر فرض کرلیا جائے کہ مولیٰ سے مراد خلیفہ ہی ہے تب بھی اس سے انکی خلافت تو ثابت ہوتی ہے۔ لیکن خلافت بلافصل نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

رہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَاسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِیْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُءُوْسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَافَارْدُدْ هُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَ كَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِیٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِیِّ عَنْ عَلِیٍّ.

۱۶۴۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپؐ کے پاس چلے گئے جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپؐ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمالیا ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اور لوگوں نے پوچھا کہ: وہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن خراش فرماتے ہیں کہ پھر علیؓ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کرلے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف ربعی کی روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۷۰: بَابٌ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ

۵۷۰: باب

۱۶۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو ہارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابو صالح کے حوالے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ.

سے منقول ہے۔

۵۷۱: بَابُ

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِی النَّضْرِ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

۵۷۱: باب

۱۶۵۱: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ منافق حضرت علیؓ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے (یعنی حضرت علیؓ سے) بغض نہیں رکھ سکتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۷۲: بَابُ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نِ الْفَزَارِیُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّیِّ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّھِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِّنْھُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَ سَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ.

۵۷۲: باب

۱۶۵۲: حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہمیں بتایئے کہ وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؓ بھی انہی میں سے ہیں۔ ابوذرؓ مقدادؓ اور سلیمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۷۳: بَابُ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْعَلِیٌّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرِ التَّیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اٰخَیْتَ بَیْنَ

۵۷۳: باب

۱۶۵۳: حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و نقض میں) میرے اور علیؓ کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۶۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علیؓ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ

اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَفِیْهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی.

نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت زید بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابٌ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عِیْسٰی بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیَ هٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ السُّدِّیِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَالسُّدِّیُّ اِسْمُهُ اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ اَدْرَکَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَرَاَی الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ.

۵۷۴: باب

۱۶۵۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپؐ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ حضرت علیؓ آئے اور آپؐ کے ساتھ کھانا کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا اور حسین بن علیؓ کو دیکھا ہے۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ اَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتَدَاَنِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۷۵: بَابٌ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِیِّ بْنِ نَا شَرِیْکٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مُنْکَرٌ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْکٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْکٍ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۷۵: باب

۱۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ۔ یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔ بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے صنابحی کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۶۵۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلاَثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْالِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اَلْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ انہوں نے فرمایا جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اوران تینوں میں سے ایک کا میرے لیے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علیؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ: کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا تھا۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت نہیں۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ اور اسکا رسول ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا۔ وہ حاضر ہوئے تو انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپؐ نے انکی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ''نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا..... الآیہ'' (آیت مباہلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

۵۷۶: بَابٌ

۵۷۶: باب

۱۶۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ

۱۶۵۹: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علیؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو پورے لشکر کے امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔

فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؓ کی شکایت کی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپؐ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا اور اللہ ورسول کو وہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۷۷: بَابٌ

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَنْتَجِيَ مِنْهُ.

۵۷۷: باب

۱۶۶۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اجلح کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی اجلح سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔

۵۷۸: بَابٌ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا

۵۷۸: باب

۱۶۶۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اسکے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرنا ہے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام محمد بن

[1] یہ صرف حضرت علیؓ اور نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِنِّيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاسْتَغْرَبَهُ.

اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

۵۷۹: بَابٌ

۵۷۹: باب

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمُلَائِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا.

۱۶۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کو نماز پڑھی ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مسلم اعور کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مسلم اسے حبہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ.

۱۶۶۳: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے لیے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے کئی روایتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِبْنِ اَرْقَمَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ.

۱۶۶۴: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب میں حضرت سعدؓ، زید بن ارقمؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ ؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۵۸۰: بَابٌ

۵۸۰: باب

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ

اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ مُوْسٰی بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَا هُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۶۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ وحسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں ان کے والدین (یعنی علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۱: بَابُ

۵۸۱: باب

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ بَلْجٍ اِسْمُهُ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَآءِ خَدِيْجَةُ.

۱۶۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو شعبہ کی ابو بلج سے روایت کے متعلق نہیں جانتے ۔ ابو بلج کا نام یحیٰی بن سلیم ہے۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں۔ حضرت علیؓ آٹھ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِیِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اِسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۶۶۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اسکا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحمزہؓ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

۵۸۲: بَابٌ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَخِيْ يَحْيَى بْنِ عِيسَى الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ ثَنِيْ جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۸۲: باب

۱۶۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی اُمّیؐ تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن (زمانے) میں سے ہوں جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت علیؓ: علی مجھ سے ہیں یہ ارشاد گرامی دراصل کمال قرب وتعلق، اخلاص و یگانگت اور نسب ونسل میں باہم اشتراک سے کنایہ ہے (۲) مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو علیؓ بھی دوست رکھتے ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص میرا حامی و مددگار اور دوست ہوتا ہے اس کے حامی و مددگار اور دوست علیؓ ہوتے ہیں (۳) حضرت علیؓ ان چند صحابہ کرام میں سے ایک تھے جن کا کسی کے ساتھ بھائی چارہ قائم نہیں ہوا تھا اس پر حضرت علیؓ کو سخت ملال اور رنج ہوا اور وہ سمجھے کہ شاید مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ روتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی خدمت آئے اور شکوہ کیا تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تو تمہارا بھائی موجود ہی ہوں دنیاوی رشتہ وقرابت کے اعتبار سے بھی تو پھر تمہیں کیا ضرورت ہے کہ کسی کے ساتھ تمہارا بھائی چارہ قائم کراؤں (۴) حضرت علیؓ علم کے گھر کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں کیونکہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ سے اکتساب فیض کرنے والے تمام ہی صحابہؓ امت کے لئے مدار علم ہیں امت کو دین کا جو بھی علم پہنچا وہ تمام صحابہؓ نے مشترک طور پر پہنچایا کسی صحابیؓ کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امت کو علم نبوت تنہا اسی نے منتقل کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد علوم دین کا دارومدار اسی کی ذات تھی اس کی دلیل میں بہت سی حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں ویسے اس حدیث کے بارے میں علماء محدثین نے بہت کلام کیا ہے اور بعض نے سخت جرح کی ہے نیز محدثین نے اس حدیث کو ان الفاظ میں نقل کیا "انا مدینة العلم وابوبکر اساسها و عمر فیطانها و عثمانُ سقفها وعلیٌّ بابُها" یعنی میں علم کا شہر ہوں، ابوبکرؓ اس شہر کی بنیاد ہیں، عمرؓ اس شہر کی فصیل ہیں، عثمانؓ اس شہر کی چھت ہیں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہیں (۵) حضرت علیؓ سے بغض

اندر واقع تھے اور اپنے اپنے گھر میں آنے جانے کے لئے ان کو مسجد میں سے گذرنا پڑتا تھا (۷) حضرت علیؓ سے آنحضرت ﷺ کی اس سرگوشی کا موضوع دراصل اس غزوہ کی بابت کچھ ایسے نقطے اور راز کی باتیں بتانا تھیں جن کا تعلق دین کے ضمن آنے والے دنیاوی انتظام ومعاملات سے تھا اور جن کا برسرعام تذکرہ حکمت عملی و پالیسی کے خلاف تھا چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے یعنی (کوئی ایسا خدائی حکم وفرمان) جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے زمین سے دانہ اگایا اور ذی روح کو پیدا کیا میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو قرآن میں موجود ہے ہاں کتاب اللہ کی وہ سمجھ مجھے حاصل ہے جو (حق تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم کے تحت) کسی کو حاصل ہوتی ہے اور یہ ایک صحیفہ میرے پاس ہے جس میں وراثت اور دیت وغیرہ کے کچھ احکام لکھے ہوئے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو محمد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۷۱: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زرہیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا اور ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِیْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَضَعَّفَهٗ وَتَكَلَّمُوْا فِیْ صَالِحِ بْنِ مُوْسٰى.

۱۶۷۲: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں۔ بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَنَزِیُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ

۱۶۷۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ یہ

مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ یَحْیَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ مُعَاوِیَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۷۴: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو معاویہؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۳: بَابٌ

۵۸۳: باب

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ مُوْسٰی وَعِیْسٰی ابْنَیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَکَانُوْا لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلٰی مَسْئَلَتِهٖ یُوَقِّرُوْنَهٗ وَیَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّی اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ بُکَیْرٍ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ کِبَارِ اَهْلِ الْحَدِیْثِ عَنْ اَبِیْ کُرَیْبٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِیْ کُرَیْبٍ وَوَضَعَهٗ فِیْ کِتَابِ الْفَوَائِدِ.

۱۶۷۵: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں۔صحابہؓ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپؐ کی توقیر (عزت) کرتے اور ڈرتے تھے۔ چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپؐ نے چہرہ انور پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں۔ اتنے میں، میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور نبی اکرم ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپؐ نے پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ اعرابی نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا کام مکمل کرلیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابوکریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابوکریب ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان کیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۷۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِاَبِیْ وَاُمِّیْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۷۶: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ سے لڑائی میں میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۴. بَابُ

۱۶۷۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِیُّ النَّاصِرُ.

۵۸۴: باب

۱۶۷۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حواری کے معنیٰ مددگار کے ہیں۔

۵۸۵: بَابُ

۱۶۷۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۸۵: باب

۱۶۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔ ابونعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے تینوں مرتبہ کہا کہ میں خبر لاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۶: بَابُ

۱۶۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّیْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

۵۸۶: باب

۱۶۷۹: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔ یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ عمرؓ، عثمان علیؓ، طلحہؓ۔ زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراحؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب) جنت میں ہیں۔ ابومصعب، عبدالعزیز بن محمد سے وہ عبدالرحمٰن بن حمید سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں اور یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید بھی اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۸۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر، عمرؓ، علیؓ، عثمان، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ، راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں سے خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا اے ابواعور: ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتائیے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے۔ (لہٰذا سنو) ابواعور بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۵۸۷: بَابٌ

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَ رْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۸۷: باب

۱۶۸۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا۔ جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُذْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ.

حضرت ابواسحٰق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۴: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ: سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔ یہ حدیث اسمٰعیل سے بھی منقول ہے۔ وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔

۵۸۸: بَابٌ

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ

۵۸۸: باب

۱۶۸۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور نبی

النَّبِیِّ ﷺ مِنْ بَنِیْ زُهْرَةَ لِذٰلِکَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ هٰذَا خَالِیْ.

اکرم ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اس لیے آپؐ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

۵۸۹: بَابٌ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ وَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ سَمِعَا سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ قَالَ عَلِیٌّ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ یَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَ قَالَ لَهُ اِرْمِ اَیُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ.

۵۸۹: باب

۱۶۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اولدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا لیکن غزوۂ احد میں سعدؓ سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ میبّب سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بن شداد بن ہاد سے بھی منقول ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا بِاَبَوَیْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهُ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۸۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعدؓ کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد: تیر پھینکو، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۹۰: بَابٌ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ قَالَتْ

۵۹۰: باب

۱۶۸۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (کسی جنگ سے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ فرمانے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے

فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَامَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاصؓ ہوں۔ آپؐ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہٰذا میں حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ آپؐ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو اعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءَ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۹۰: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حراء پر تھے کہ آپؐ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے نبیؐ سے اسی کے ہم معنی نقل کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

۱۶۹۲: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَ السَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَابْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ.

اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپؐ نے ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحٰق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ، اور انسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحٰق سے نقل کیا ہے کہ خدیفہؓ نے فرمایا کہ صلہ بن زفر، سونے جیسے ہیں (بہت اچھے ہیں)۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ.

۱۶۹۳: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے صحابہؓ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیار تھا؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا عمرؓ سے، میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ.

۱۶۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کتنے بہترین آدمی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مناقب حضرت طلحہؓ: غزوہ احد کے دن حضرت طلحہؓ نے کمال جانثاری کا ثبوت دیا تھا اور آنحضرت ﷺ کو کفار کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خود سپر بنالیا تھا وہ تلواروں کو اپنے ہاتھ پر روک کر آنحضرت ﷺ کو گزند سے بچاتے تھے چنانچہ نہ صرف یہ کہ ان کا ہاتھ زندگی بھر کے لئے شل اور بے کار ہوگیا تھا بلکہ ان کے پورے جسم پر اسی (۸۰) زخم لگے تھے صحابہؓ جب بھی غزوہ احد کے دن کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے تھے کہ وہ دن درحقیقت طلحہؓ کی جانثاری اور فداکاری سے بھرپور دن تھا اور قدیم الاسلام غزوہ بدر کے علاوہ اور تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ بدر میں حضور ﷺ کے کام سے کہیں گئے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو جنتی ہونے کی خوشخبری عطاء فرمائی (۲)

حضرت زبیر بن العوام کی والدہ حضور ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں ۔ زبیر بن العوام قدیم الاسلام میں اس وقت سولہ سال کے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبیؑ کے حواری یعنی خاص دوست اور مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں حضرت زبیرؓ نے تمام خطرات اور دشواریوں کے باوجود غزوہ احزاب میں دشمن کی خبر لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور ﷺ نے ان کی زبردست تحسین کی اور اپنا حواری ہونے کا اعزاز عطاء فرمایا اور جنت کی خوشخبری سنائی ۔ (۳) حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر اپنا مال اور اپنی دولت خرچ کی خصوصاً حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے خرچہ کے لئے ایک باغ دیا تھا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔ ان کو بھی حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت سنائی تھی ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نمایاں کارنامے انجام دیئے ۔ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں ۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو اس امت کا امین اس اعتبار سے فرمایا گیا کہ یا تو ان میں یہ وصف دوسرے صحابہ کی بہ نسبت زیادہ غالب تھا یا یہ کہ خود ان کے دوسرے اوصاف کی بہ نسبت یہ وصف ان پر زیادہ غالب تھا بہر حال ابوعبیدہؓ اپنے ذاتی محاسن و کمالات کی بناء پر بڑے شان والے صحابی ہیں ان کے مناقب اور فضائل میں اور بھی بہت سی روایتیں منقول ہیں ۔

وہ دس (۱۰) صحابہ کرامؓ جن کو حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی تھی ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان میں سعید بن زیدؓ بھی ہیں جو ابتداء میں اسلام لائے تھے ان کی بھی بہت قربانیاں اور خدمات ہیں ۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۹۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنِیْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَ لِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابوفضل عباس بن عبدالمطلبؓ کے مناقب

۱۶۹۵: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہاں موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا: (کیا بات ہے) کیوں غصہ میں ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہو کر ملتے ہیں ۔ اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۱: بَابٌ

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا شَبَابَةُ نَاوَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ اَوْمِنْ صِنْوِاَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۹۱: باب

۱۶۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابوزناد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۹۲: بَابٌ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ وَ كَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِيْ صَدَقَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۹۲: باب

۱۶۹۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَاوَ غَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں تا کہ میں آپ لوگوں کے لیے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔ آپؐ نے ہمیں ایک چادر اوڑھا دی اور پھر دعا کی کہ یااللہ! عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کہ) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ! انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ

۱۶۹۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

نے فرمایا کہ میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَ لَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفرؓ سے بہتر نہیں کیے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا (یعنی اونٹنی پر سوار ہونا۔) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۱: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِیُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْاَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهٗ اِلَّا لِيُطْعِمَنِیْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِیْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِیْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَآءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِیْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْاِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِیُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِيْنِیُّ وَقَدْ

۱۷۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ صحابہ کرامؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لیے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے۔ حضرت جعفر مسکینوں سے محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے تھے، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ابو مساکین کہا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابواسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن فضل مدینی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

مَنَاقِبُ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ.

۱۷۰۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسینؓ رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ سفیان بھی جریر اور ابن فضیل سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَىْءٍ لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِىْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِىْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ اَبْنَاىَ وَابْنَا ابْنَتِىَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر کچھ لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہے پر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ نَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ

۱۷۰۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (یعنی امام حسینؓ) کو قتل کیا ہے میں نے

الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ وَقَدْرَوٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَ ابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ الْبَجَلِیُّ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اس حدیث کو محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابوہریرہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ نَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۶: حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں ابھی حسینؓ کا قتل دیکھ آیا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۷۰۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے آپؐ سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں۔ فرمایا حسنؓ اور حسینؓ سے۔ نیز نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۵۹۳: بَابٌ

۵۹۳: باب

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ نَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰی يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ.

۱۷۰۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے۔ یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سے مراد حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

۵۹۴: بَابٌ

۵۹۴: باب

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِیْ اَبِیْ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

۱۷۰۹: حضرت ابوبردہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَخْطُبُنَا اِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُھُمَا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔آپ منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ (آزمائش) ہیں۔ لہٰذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۰: حضرت یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؓ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؓ بھی نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنْھُمْ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۱۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگوں میں حسینؓ سے زیادہ کوئی نبی اکرم ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ.

۱۷۱۲: حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ حسن بن علیؓ آپؐ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ نَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ ثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَارَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا لِمَ یُذْکَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَھِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ (یعنی ابن زیاد) اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے اس طرح کا حُسن نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھتے

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِىْ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۱۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حسن سینے سے سر تک نبی اکرم علیہ السلام کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسین سینے سے نیچے تک۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّاجِيْئَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِى الْمَسْجِدِ فِى الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْجَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَ تْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِىْ مِنْخَرَىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۵: حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لاکر رحبہ کی مسجد میں ڈال دیئے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آ گیا، وہ آ گیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

۵۹۵. بَابٌ

۵۹۵: باب

۱۷۱۶: حَدَّثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالاَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِىْ اُمِّىْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِىْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِىْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّىْ فَقُلْتُ لَهَادَعِيْنِىْ اٰتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّىَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِىْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ

۱۷۱۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی نبی اکرم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اُن سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لیے کہوں گا۔ میں گیا اور آپؐ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپؐ عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپؐ کے پیچھے ہولیا۔ آپؐ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حذیفہؓ۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تمہیں کیا کام ہے۔ اللہ تمہاری

وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ.

اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لیے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار اور حسنؓ و حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۷: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ و حسینؓ کو دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۷۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار بھی تو بہترین ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۹: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ

۱۷۲۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے

بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوکر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ۔آپؐ نے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ایک قرآن مجید دوسرے میرے اہل بیت۔اس باب میں حضرت ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍوَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۲۱: رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ''اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ ...الآیۃ'' (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کردے) ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔علیؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔چنانچہ آپؐ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح پاک کردے۔اس پر ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہیں میں ہوں۔آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، معقل بن یسارؓ، ابوحمراءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ

۱۷۲۲: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں وہ چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت۔یہ دونوں حوض (کوثر) پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔پس دیکھو کہ تم میرے بعد

يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيْرِ النَّوَّاءِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا.

۱۷۲۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا کہ نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَ اَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے (محبت کرو)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ، اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کے مناقب

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوٗدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا

۱۷۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔ یہ

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلاَ بَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوقلابہ بھی انسؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلاَ بَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۷۲۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ (یعنی ابی بن کعبؓ) رونے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی بن کعبؓ بھی یہی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۲۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا۔ حضرت ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، اور ابوزیدؓ، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کون سے ابوزید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ.

۱۷۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کتنے بہترین انسان ہیں۔ اسی طرح عمرؓ، ابوعبیدہؓ، اسید بن حضیرؓ، ثابت بن قیسؓ، معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی کیا خوب لوگ ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۲۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ

۱۷۲۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کیساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں

مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

امین ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپؐ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا ۔ابواسحٰق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو، انسؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہؓ ہے۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسیؓ کے مناقب

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِىْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَّ سَلْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ.

۱۷۳۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْيَقْظَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسرؓ کے مناقب انکی کنیت ابوالیقظان ہے

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا: اسے آنے دو۔ مرحبا اے پاک ذات اور پاک خصلت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ

۱۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمارؓ کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوفی شیخ ہیں۔ محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید

وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ .

بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۱۷۳۳ : حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلٰى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَآئِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَوَ اهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ مَاحَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْرَوٰى سَالِمُ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۳۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہٰذا میرے بعد آنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمار رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ابراہیم بن سعد اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن حزم اور ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔

۱۷۳۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَاعَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِي الْيُسْرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

۱۷۳۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے عمارؓ تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو یسر اور حذیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاریؓ کے مناقب

۱۷۳۵ : حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَفِي

۱۷۳۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔اس باب میں حضرت ابودرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔

الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِیْ اَبُوْ زُمَیْلٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِکَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَمْشِیْ فِی الْاَرْضِ بِزُهْدِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ .

۱۷۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفاشعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ (یعنی ابوذرؓ) عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسطرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا ہم انہیں بتادیں۔ فرمایا ہاں بتادو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ بعض اس حدیث کو اسطرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح زہد کیساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مناقب

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الْكِنْدِیُّ نَا اَبُوْ مُحَیَّاةَ یَحْیَی بْنُ یَعْلٰی عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِیْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَاءَ بِکَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِکَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّکَ خَارِجًا خَیْرٌ لِّیْ مِنْکَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَی النَّاسِ، فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰیَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَیْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ

۱۷۳۷: حضرت عبدالملک بن عمیر، حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن سلامؓ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کی مدد کے لیے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ (یعنی عبداللہ بن سلامؓ) باہر آئے اور لوگوں سے کہا اے لوگو زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ ''وشهد من بنی اسرائیل ...... '' اور ''قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ... الآیۃ'' میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لو کہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہے تھے۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار

جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلَّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدِ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک کبھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۳۸: حضرت یزید بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جب معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا۔ وہ یقیناً پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابو درداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ، اور چوتھے عبداللہ بن سلامؓ، جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔ اس باب میں حضرت سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مناقب

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۷۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمارؓ کے راستے پر چلنا اور عبداللہ بن مسعودؓ کے عہد کو لازم پکڑنا (یعنی نصیحت پر عمل کرنا۔) یہ حدیث اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ھانی ہے لیکن ابوزعراء جن سے شعبہ،

هَانِيٍ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ شُعْبَةُ وَ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اِسْمُهٗ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَخِیْ اَبِی الْاَحْوَصِ صَاحِبُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں وہ عمرو بن عمرو ہیں۔ وہ ابوحوص کے بھتیجے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست ہیں۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰی يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰی حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِیِّ ﷺ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ.

۱۷۴۰: حضرت ابو اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبداللہ بن مسعودؓ ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور انکی والدہ اکثر آپؐ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَ نَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی يَتَوَارٰی مِنَّا فِیْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۱: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حذیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتائیے جو نبی اکرم ﷺ سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال چلن میں زیادہ قریب تھا تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں۔ وہ آپؐ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ کرامؓ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعودؓ کے علاوہ کوئی اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِیُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ.

۱۷۴۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر مشورے کے کسی لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کرتا۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علیؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِیْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ

۱۷۴۳: ہم سے روایت کی سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابواسحٰق سے وہ حارث

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ.

سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ کو کرتا)۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدِ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَلِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَ اَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ.

۱۷۴۵: حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوہریرہؓ سے ملوادیا۔ میں انکے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا۔ انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اور خیر کی طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کیا تمہارے پاس سعد بن مالکؓ نہیں جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعودؓ نہیں ہیں۔؟ کیا نبی اکرم ﷺ کے رازدار حذیفہؓ نہیں ہیں؟ کیا عمارؓ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کردیا ہے۔؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمانؓ نہیں ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور خیثمہ، عبدالرحمٰن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ کے مناقب

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا

۱۷۴۶: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) کاش آپ کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیتے؟ فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کروں اور پھر تم اسکی نافرمانی کروتو عذاب میں مبتلا ہوجاؤ گے لیکن جو چیز تم سے حذیفہؓ بیان کرے

حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَ كُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُ وْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لاَ عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ شَرِيْكٍ.

اسکی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعودؓ پڑھے وہی پڑھنا۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابووائل سے منقول ہے۔انہوں نے کہا نہیں بلکہ زاذان سے انشاءاللہ۔یہ حدیث حسن ہے۔اور شریک سے منقول ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن حارثہؓ کے مناقب

۱۷۴۷ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلاَثَةِ آلاَفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلاَثَةِ الاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۴۷: حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے۔اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ سے سبقت حاصل نہیں کی۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس لیے کہ اسامہؓ کے والد زیدؓ نبی اکرم ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔لہٰذا میں نے نبی اکرم ﷺ کے محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلاَّ زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ﷺ ہی کہا کرتے تھے۔یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی'' اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ '' (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۴۹ : حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُوْ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لاَ اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ

۱۷۴۹: حضرت جبلہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔زید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کی قسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کر سکتا۔جبلہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔یہ حدیث حسن غریب

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.

ہے۔ہم اس حدیث کوصرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

۱۷۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اوراس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کومقرر کر دیا۔لوگ انکی امارت پرطعن کرنے لگے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرتم اسکی امارت پرطعن کرتے ہوتو کیا ہواتم تو اسکے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے۔اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اورمیرے نزدیک سب سے عزیز تھااوراسکے بعد یہ میرے نزدیک سب سے عزیز ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علی بن حجر اسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اوروہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مناقب

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آئے۔جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو آپؐ کی زبان بند ہو چکی تھی۔لہٰذا آپؐ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اورانہیں اٹھاتے۔میں جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمارہے ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۲: ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیئے میں ناک صاف کر دیتی ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:عائشہؓ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ

۱۷۵۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اورعباسؓ آئے اور مجھ سے کہا کہ اے

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَاجَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ .

اسامہ نبی اکرمؐ سے ہمارے لیے اجازت مانگو۔ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: کیاتم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں؟ انہیں اجازت دے دو وہ اندر آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہم آپؐ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپؐ کے نزدیک آپؐ کے اہل میں سے آپؐ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ بنت محمدؐ سے۔ عرض کیا: ہم آپکی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے۔ انہوں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت عباسؓ کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کردیا۔ آپؐ نے فرمایا: علیؓ نے آپ (یعنی عباسؓ) سے پہلے ہجرت کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہا ہے۔

مَنَاقِبُ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے مناقب

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۷۵۴: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِيْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۵۵: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے ہنستے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۷۵۶ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ یُدْرِکِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اِسْمُهٗ مُوْسٰی بْنُ سَالِمٍ.

۱۷۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا قَاسِمُ ابْنُ مَالِکٍ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُؤْتِیَنِی اللّٰهُ الْحُکْمَ مَرَّتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَطَآءٍ وَ قَدْرَوَاهُ عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیْ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مناقب

۱۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دومرتبہ جبرائیل کو دیکھا اور نبی اکرم ﷺ نے دومرتبہ ان کے لیے دعا فرمائی ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ ابوجہضم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دومرتبہ اللہ (عزوجل) سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے ۔ یہ حدیث اس سند سے عطاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی اسے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی انہوں نے خالد حذاء انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یااللہ اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۷۵۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا بِیَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِیْرُبِهَا اِلٰی مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّاطَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مناقب

۱۷۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہؓ کو سنایا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کردیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰئ فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مناقب

۱۷۶۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا۔ عائشہؓ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اسکا نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَلِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپؐ کی آواز سن کر عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انیس ہے۔ پھر آپؐ نے میرے لیے تین دعائیں کہیں ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری (دعا) کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۷۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۲: حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انس بن مالکؓ آپؐ کا خادم ہے اس کے لیے دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال و اولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ وَاَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ

۱۷۶۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک سبزی (ساگ وغیرہ) توڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے نام پر میری کنیت رکھ دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جابر جعفی کی روایت سے جانتے ہیں۔ جابر جعفی ابونصر سے روایت کرتے ہیں۔ ابونصر وہ خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہیں۔ یہ انسؓ سے احادیث روایت

اَنَسٍ اَحَادِيْث.

۱۷۶۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهُ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۱۷۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

۱۷۶۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوٰى عَنْهُ.

کرتے ہیں۔

۱۷۶۴: حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اے ثابت مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ تمہیں مجھ سے زیادہ معتبر آدمی نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل نے اللہ تعالیٰ سے لیا (سیکھا) ہے۔

۱۷۶۵: ہم سے روایت کی ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب انہوں نے میمون ابوعبداللہ انہوں نے ثابت انہوں نے انس بن مالکؓ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ علوم جبرائیلؑ سے حاصل کئے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۶۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اکثر مجھے اے دو کان والے کہا کرتے تھے۔ابواسامہؓ کہتے ہیں کہ یہ فرمانا آپؐ کا مذاق کے طور پر تھا۔یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷: حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عالیہ سے پوچھا کہ کیا انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور آپؐ نے حضرت انسؓ کے لیے دعا بھی فرمائی ۔ ان کا (حضرت انسؓ) ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس میں ایک درخت تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہؓ کے مناقب

۱۷۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا

۱۷۶۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْکَ اَشْیَاءَ فَلاَ اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَائَکَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن یاد نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی اور پھر آپؐ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ الْمُقَدَّمِیُّ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ اَبِی الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَخَذَهٗ فَجَمَعَهٗ عَلٰی قَلْبِیْ قَالَ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چادر بچھادی۔ پھر آپؐ نے اسے اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا۔ اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْتَ کُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِیْثِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ آپؐ ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ الْحَرَّانِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ هٰذَا الْیَمَانِیَّ یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْکُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالاَ نَسْمَعُ مِنْکُمْ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ یَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِکَ اَنَّهٗ کَانَ مِسْکِیْنًا لاَ شَیْءَ لَهٗ ضَیْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَدُهٗ مَعَ یَدِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُیُوْتَاتٍ وَغِنًی وَکُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَیِ النَّهَارِ لاَ اَشُکُّ اِلاَّ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلاَ تَجِدُ اَحَدًافِیْهِ خَیْرًا یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۷۱: مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابو محمد: آپ نے اس یمنی (ابوہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ احادیث سنی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کا مہمان رہتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا جبکہ ہم لوگ گھر بار والے اور مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح وشام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو کبھی نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ یہ حدیث

مَالَمْ يَقُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَقَدْرَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اِبْنَةِ اَزْهَرِ السَّمَّانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبُوْ خَلْدَةَ نَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَاكُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهُ رُفَيْعٌ.

۱۷۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے۔ آپؐ نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلہ سے کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو عالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَا جْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۷۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپؐ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کیے پھر خود بھی اس سے ہم کھاتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ کو قتل کیا گیا اس روز وہ گر گئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَارَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمَ اَهْلِيْ وَكَانَتْ لِيْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۷۴: حضرت عبد اللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اسی طرح لوگ مجھے ابو ہریرہؓ کہنے لگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَخِیْہِ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَ کُنْتُ لَا اَکْتُبُ.

۱۷۷۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یادنہیں وہ بھی اس لیے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے مناقب

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ مُسْھِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًا وَاھْدِبِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۷۷۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اسکے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَیْلِیُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جَلِیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اھْدِبِہٖ.

۱۷۷۷: حضرت ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو مقرر کر دیا۔ عمیر کہنے لگے معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عمرو بن عاصؓ کے مناقب

۱۷۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَھِیْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ ھَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ لَھِیْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ.

۱۷۷۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص مؤمن ہوا۔ (یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسکی سند قوی نہیں۔

۱۷۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِیْ

۱۷۷۹: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمرو الجمحی کی روایت سے

قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ.

جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلاً فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلاَنٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلاَنٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سِمَاعًا مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۷۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے۔ آپؐ مجھ سے پوچھتے کہ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے بارے میں فرماتے کہ یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے تو آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولیدؓ۔ آپؐ نے فرمایا: خالد بن ولیدؓ کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے اور اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذؓ کے مناقب

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۸۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اسکی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال بھی اس (ریشمی کپڑے) سے اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اِهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

۱۷۸۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انکی وفات پر رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔ اس باب میں اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔

وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَااَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے کیونکہ اس نے بنوقریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کے مناقب

۱۷۸۴ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّايَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْاَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ.

۱۷۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک امیر کے کوتوال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کاموں کو بجالاتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہؓ کے مناقب

۱۷۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۸۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر بلکہ پیدل ہی تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا بِشْرُبْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ مَارُوِيَ مِنْ

۱۷۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے بارے میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابرؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کیساتھ ایک سفر میں تھا اور

غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْقُتِلَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوُ هٰذَا .

اپنا اونٹ آپ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ منورہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابرؓ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اس رات آپؐ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی حضرت جابرؓ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہوگئے تھے۔ اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ حضرت جابرؓ انکی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے۔ حضرت جابرؓ سے ایک روایت میں اسی طرح منقول ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب

۱۷۸۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَ مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْابِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهٗ.

۱۷۸۷: حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی لہٰذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہوگئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے اور ایسے بھی ہیں جنکی امیدیں بارآور ثابت ہوئیں اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ مصعب بن عمیرؓ اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ (کپڑا) بھی ایسا کہ اگر اس کپڑے سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہوجاتا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے ابن ادریس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ ابووائل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ

۱۷۸۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے غبار آلود بالوں، پریشان اور پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں جنکی طرف کوئی التفات (توجہ) بھی نہیں کرتا لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو

عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

اللہ انکی قسم سچی کر دے انہی میں سے حضرت براء بن مالکؓ بھی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے مناقب

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ نَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِیُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ.

۱۷۸۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤد علیہ السلام کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت بریدہؓ ابوہریرہ اور انس (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن سعدؓ کے مناقب

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْاَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

۱۷۹۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ خندق کھدوا رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا فرماتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوحازم کا نام سلم بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ.

۱۷۹۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر، انہوں نے شعبہ، انہوں نے قتادہ، انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار و مہاجرین کی تکریم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب حضور ﷺ کے چچا ہیں واقعہ فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ پہلی عرب خاتون ہیں جس نے کعبہ اقدس پر مریرو دیباج اور قسم قسم کے قیمتی کپڑوں کا غلاف چڑھایا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عباسؓ بچپن میں کہیں گم ہو گئے تھے اور جب تلاش و بسیار کے بعد ہاتھ نہیں لگے تو ان کی والدہ نے منت مانی کہ اگر میرا بیٹا مل گیا تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤں گی چنانچہ حضرت عباسؓ کا سراغ مل گیا اور وہ گھر آ گئے تو ان کی والدہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ منت پوری کی۔ حضرت عباسؓ نے اسلام تو بہت پہلے قبول کر لیا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے چنانچہ جنگ بدر میں بڑی کراہت کے ساتھ اور مجبوری کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ شریک تھے بعد میں مکہ

سے با قاعدہ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے حضور ﷺ کا غیر معمولی ادب واحترام کرتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک دن کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ بڑے ہیں یا آنحضرت ﷺ تو انہوں نے جواب دیا کہ بڑے تو آنحضرت ﷺ ہی ہیں ہاں عمر میری زیادہ ہے۔ حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کے لئے عزت وشوکت اور مغفرت کی دعا کی تھی چنانچہ دعاء قبول ہوئی کہ وہ زمانہ آیا جب کئی صدیوں تک خلافت وحکمرانی کا اعزاز عباسیوں میں رہا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ حضرت عباسؓ کو اللہ اور رسول ﷺ کے لئے محبوب نہ رکھے یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفرؓ چونکہ بہت زیادہ مساکین نواز تھے اور ان کے ساتھ بہت زیادہ اٹھنا بیٹھنا رکھتے تھے اس مناسبت سے آنحضرت ﷺ نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھ دی تھی ان کی بہت بڑی فضیلت بیان کی اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ جناب جعفر طیارؓ جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کماندار تھے جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اس جنگ میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا تھا حضور ﷺ نے فرمایا وہ اپنے پروں کے ذریعہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اُڑتے پھر رہے ہیں۔

حضرات حسنینؓ کے فضائل اور مناقب بہت زیادہ ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ تمام اہل جنت کے سردار ہیں کیونکہ تمام اہل جنت جوان ہونگے لیکن انبیاء اور خلفاء راشدینؓ مستثنیٰ ہیں یعنی ان سے یہ دونوں افضل نہیں ہوں گے نیز حضور ﷺ کے تمام اہلِ بیت بہت فضیلت والے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ زید بن ثابتؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے فضائل اور مناقب حدیث اور سیرت کی کتب میں بغور پڑھنے کے لائق ہیں۔

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ: اُمِّ عَبد کے بیٹے سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان کی والدہ کی کنیت ام عبد تھی۔ دَل کے معنی سیرت، حالت، ہیئت کے بھی آتے ہیں اور بعض حضرات نے اس کے معنی خوش کلامی، خوش گوئی کے بھی کئے ہیں لیکن یہاں حدیث میں اس لفظ سے سکینت (یعنی متانت وسنجیدگی وقار اور خوبصورتی کے معنی مراد ہیں ''سمت'' کے معنی ہیں راستہ، میانہ روی، ھَــدْیُ کے معنی ''طریقہ'' سیرت، اہل خیر کی ہیئت وحالت کے ہیں حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ یعنی دَل، سَمت، ھَدْی معنی مفہوم میں قریب قریب ہیں اور عام طور پر یہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بہر حال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو حضور ﷺ کے ساتھ بہت زیادہ محبت اور تعلق تھا صاحب الطہور والسواک مشہور تھے کئی خدمات نبوی ﷺ ان کے سپرد تھیں نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت بھی دی تھی قرآن مجید کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو صاحب سترِ رسول ﷺ کہا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان پر وہ مختلف راز اور بھید منکشف فرما رکھے تھے جن کا عام انکشاف دینی وملی مصالح کے تحت مناسب نہیں تھا۔ حضرت زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کی فضیلت احادیث باب سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت اسامہؓ کی تنخواہ اپنے بیٹے ابن عمرؓ سے زیادہ مقرر کی ابن عمرؓ کے شکوہ کرنے پر جواب میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ دونوں (زیدؓ اور اسامہؓ) بہت محبوب تھے حضرت عائشہؓ کی حدیث اس پر روشنی ڈال رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ان کے متعلق حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اگر ابن عباسؓ ہمیں سلام کرتے تو میں ان کے سلام کا جواب دیتا اور حضور ﷺ نے ان کے حق میں علم وحکمت کی دعاء فرمائی اس دعاء کی برکت سے اللہ

تعالیٰ نے بہت علم عطاء فرمایا اور عزت سے سرفراز کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ابن عمرؓ نیک آدمی ہے۔ عبداللہ بن الزبیرؓ بہت کمالات والے تھے ان کی ۳۳ روایتیں احادیث کی کتابوں میں ملتی ہیں انہوں نے حضرت ام المؤمنین سیّدہ عائشہؓ جیسی خالہ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ حضرت انس بن مالکؓ تو حضور ﷺ کے خاص خادم تھے آپ ﷺ سے بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں بہت دعاء کی تھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت نصیب کیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے کثیر مناقب ہیں سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ احادیث بہت کثرت کے ساتھ حضور ﷺ سے سنی اور پھر لوگوں تک پہنچایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں نبی کریم ﷺ نے ہدایت کی دعاء فرمائی نبی پاک ﷺ کی دعا قبول ہوئی انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بہت زیادہ خدمت کی بہت بڑے عالم، مدبر، منتظم تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے غزوہ بدر اور احد وغیرہ بڑے بڑے معرکے ہوئے مگر ان میں سے کسی میں مشرکین کے ساتھ معاویہؓ کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ ان کے مشرف با اسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت ﷺ نے انہیں مبارک باد دی قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہؓ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کی جنگ کے مال غنیمت میں آنحضرت ﷺ نے ان کو سو (۱۰۰) اونٹ اور ۴۰ اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمائی اور ان کو کتابت وحی کا جلیل القدر منصب ملا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں دمشق کا عامل بنایا اور ان کی بہت قدر فرماتے۔ حضرت عثمانؓ نے شام کا والی بنا دیا اس ولایت کے زمانہ میں انہوں نے رومیوں کے مقابلہ میں بڑی زبردست فتوحات حاصل کیں۔ ان کے بہت زیادہ کارناموں سے ایک کارنامہ بحری بیڑا ہے جو انہوں نے بحر روم میں اُتارا جو ۵۰۰ جہازوں پر مشتمل تھا۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہؓ جلد ششم دیکھئے۔

۵۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِي اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۵۹۶: باب صحابہ کرامؓ کی فضیلت کے بارے میں

۱۷۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاتِیْ قَوْمٌ بَعْدَذٰلِکَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(صحابہ کرامؓ) ہیں ۔ان کے بعد ان کے بعد والے (یعنی تابعین) اوران کے بعدان کے بعدوالے (یعنی تبع تابعین) پھران کے بعدایسے لوگ آئیں گے جوقسموں سے پہلے گواہی دیں گے اورگواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے ۔اس باب میں حضرت عمرؓ،عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۵۹۷: باب بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بارے میں

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۸: بَابُ فِیْ مَنْ يَسُبُّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۸: باب اس کے بارے میں جوصحابہ کرام کو برا بھلا کہے

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ يَعْنِیْ نِصْفَ مُدِّهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۱۷۹۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو۔اس لیے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگرتم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو ان کے (یعنی صحابہ کرامؓ کے) ایک مُد بلکہ آدھے مُد کے برابر بھی نہیں ہوگا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "نصیفہ" سے نصف مد مراد ہے۔حسن بن علی بھی ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابوسعیدؓ سے اوروہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِیْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اورانہیں ہدف ملامت نہ بنانا اس لیے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے

اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَا هُمْ فَقَدْاٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے انہیں ایذا (تکلیف) پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ تعالیٰ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۹۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۱۷۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے درخت کے نیچے بیعت کی (یعنی بیعت رضوان) وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے[1]۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًالِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْحَاطِبًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَبَدْرًاوَ الْحُدَیْبِیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۹۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام انکی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: حاطب دوزخ میں جائے گا۔ فرمایا: نہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔ لیے کہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِیَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِیْ طَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِیْ طَیْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۷۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لیے نور ہو کر اٹھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے عبداللہ بن مسلم اس حدیث کو ابوطیبہ سے وہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَیْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی

۱۸۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس

---

[1] سرخ اونٹ والے سے مراد جد بن قیس منافق ہے۔ وہ بیعت کے وقت اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا اور بیعت (رضوان) میں شریک نہیں ہوا۔ (مترجم)

شَرِیْکُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث کو عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں

١٨٠١ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اَنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اِسْتَاذَنُوْنِیْ اَنْ یُّنْکِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَ یَنْکِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا وَ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۰۱: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علیؓ سے کردیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ آپؐ نے تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ علی بن ابی طالبؓ میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے۔ میری بیٹی۔ (فاطمہؓ) میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٠٢ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْهَرِیُّ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۰۲: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبت علیؓ سے تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی آپؐ کے اہل بیت (گھر والوں) میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

١٨٠٣ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا قَالَ اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ ابْنُ مُلَیْکَةَ

۱۸۰۳: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ میرا دل کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے تعب دیتی ہے وہ مجھے بھی تعب دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابو زبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال یہ ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی

رَوٰی عَنْهُمَا جَمِیْعًا وَّقَدْرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ.

ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ نَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِیُّ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ صُبَیْحٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصُبَیْحٌ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لَیْسَ بِمَعْرُوْفٍ.

۱۸۰۴: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے فرمایا کہ میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف (مشہور) نہیں ہیں۔

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا سُفْیَانُ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ وَحَامَتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْ هُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاَبِی الْحَمْرَاءِ.

۱۸۰۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کردے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خیر پر ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابوحمراء سے بھی روایت ہے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَیْسَرَةَ بْنِ حَبِیْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ قِیَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۸۰۶: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے زیادہ آپؐ سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب فاطمہؓ آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ (یعنی فاطمہؓ) بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں۔ آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپؐ پر گر پڑیں۔ آپ کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپؐ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ (حضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ مِنْ اَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَاِذَاهِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ.

عائشہؓ فرماتی ہیں) پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں لیکن بہرحال عورت تھیں۔ پھر جب آپ فوت ہو گئے۔ تو میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنسیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپؐ نے مجھے بتایا کہ آپؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگی اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ (یعنی جنت میں) اس پر میں ہنسنے لگی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۰۷: جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے (یعنی فاطمہؓ کے) شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ (یعنی علیؓ) بکثرت روزے رکھتے اور نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا

۱۸۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں ہوتے تو اسی دن ہدیہ لاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میری سوکنیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے ام سلمہؓ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِیْ قَدْذَکَرْنَ اَنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ یُهْدُوْنَ اَیْنَ مَا کُنْتَ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِکَ قَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ لاَ تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَااُنْزِلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْکُنَّ غَیْرِهَا وَقَدْرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلاً هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَیْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَیْئًا مِنْ هٰذَا وَ هٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِیْهِ عَلٰی رِوَایَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَقَدْرَوٰی سُلَیْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ.

بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی یہی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہؓ تم مجھے عائشہؓ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیثہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَکِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْرَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلاً وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْرَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ شَیْئًا مِنْ هٰذَا.

۱۸۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ ایک ریشمی کپڑے پر میری صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: کہ یہ (یعنی عائشہؓ) دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو عبداللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ وَهُوَ یُقْرِئُ عَلَیْکِ السَّلاَمَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ تَرٰی

۱۸۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جواب دیا ''علیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'' آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

لَا نَرٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا زَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ یَقْرَئُ عَلَیْکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۱۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ''۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِیَادُ بْنُ الرَّبِیْعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۱۲: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں یعنی (صحابہ کرامؓ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں ہم حضرت عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۱۳: حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۱۴: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ''ذاتِ سلاسل'' کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں جب میں آیا تو آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابوبکرؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجُوْهَرِیُّ نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ.

۱۸۱۵: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابوبکرؓ سے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسمٰعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

۱۸۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ مَدِيْنِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

۱۸۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید[1] کی تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ انصاری مدنی ہے۔ وہ ثقہ ہیں

۱۸۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلاً نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَغْرِبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۸۱۷: حضرت عمرو بن غالب سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا کہ مردود اور بدترین آدمی دفع ہو جا تم نبی اکرم ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچاتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۸ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۱۸: حضرت عبداللہ بن زیدؓ اسدی سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ان کے محبوب ترین شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ مردوں میں سے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ان کے والد یعنی ابوبکرؓ۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ

۱۸۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں آیا حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا۔ اس (رشک) کی وجہ

---

[1] ثرید گوشت کے شوربے میں روٹی کو بھگو کر کھانے کو ثرید کہتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَابِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُهَا وَمَا ذٰلِکَ اِلَّا لِکَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَةَ فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

صرف اتنی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بکثرت یاد کرتے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو تلاش کر کے انہیں گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِیْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَ ذٰلِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا رشک نہیں کیا۔ حالانکہ میرا نکاح آپؐ سے انکی وفات کے بعد ہوا لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوا ہے۔ نہ اس میں شور وغل ہے نہ ایذاء وتکلیف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَاءِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَخَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر اور مریم بنت عمران اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے اچھی تھیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ زَنْجُوَیْهِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَةُ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے (اتباع واقتداء کرنے) کے لیے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریمؑ بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہؓ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ الْعَنْبَرِیُّ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُسْلِمُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ کَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَکَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِیْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ

۱۸۲۴: حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجر کی نماز کے بعد کہا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہوگئی ہیں۔ وہ فوراً سجدہ میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو

فَقَالَ اَلَیْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَةً فَاسْجُدُوْا فَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

سجدہ کیا کرو۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اُٹھ جانے (یعنی وفات) سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِیْدِ الْکُوْفِیُّ نَا کِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ کَلَامٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهٗ قَالَ اَلَا قُلْتِ وَکَیْفَ تَکُوْنَانِ خَیْرًا مِنِّیْ وَزَوْجِیْ مُحَمَّدٌ وَاَبِیْ هَارُوْنُ وَعَمِّیْ مُوْسٰی وَکَانَ الَّذِیْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَکْرَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هَاشِمٍ الْکُوْفِیِّ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاکَ.

۱۸۲۵: حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ ؓ اور عائشہ ؓ سے ایک بات پہنچی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو۔ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں۔ میرے والد ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں[1]۔ اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ ؓ اور حضرت عائشہ ؓ نے کہا تھا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہیں۔ اس لیے کہ ہم آپ ﷺ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ اس باب میں حضرت انس ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ہاشم کوفی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ یَهُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَةُ اِنِّیْ ابْنَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّکِ لَابْنَةُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ نَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰهَ یَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۶: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ ؓ کو پتہ چلا کہ حفصہ ؓ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر حضرت صفیہ ؓ رونے لگیں۔ اتنے میں انکے ہاں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے جبکہ وہ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حفصہ ؓ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ (یعنی حفصہ ؓ) تم پر کس بات میں فخر کرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا حفصہ اللہ سے ڈرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۸۲۷: حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح

---

[1] حضرت صفیہ ؓ یہودی قبیلے کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ اس قبیلے کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور یہ ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں کی اولاد میں سے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ہارون علیہ السلام کو والد اور موسیٰ علیہ السلام کو چچا فرمایا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

بْنِ عَثْمَةَ ثَنِیْ مُوْسَی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَکَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا عَنْ بُکَائِهَا وَضِحْکِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ یَمُوْتُ فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگیں کہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر فرمایا کہ تم مریم بنت عمران کے علاوہ (جنت میں) تمام عورتوں کی سردار ہوگی۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۱۸۲۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں تم سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اسے برائی سے یاد نہ کیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً منقول ہے۔

۱۸۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنْ زَیْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْهِمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَیْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ جَالِسَیْنِ وَهُمَا یَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِیْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِیْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِیْ عَنْکَ فَقَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَکْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ هٰذَا

۱۸۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہؓ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب ان کی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپؐ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم محمد (ﷺ) نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا تو آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلٌ.

سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ ہے۔

۱۸۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۳۰: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کی ہے یعنی اس سند کے علاوہ اور سند سے۔

فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعبؓ کی فضیلت

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَأَ فِيْهَا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ.

۱۸۳۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپؐ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا ''اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ ..... يُكْفَرَهٗ تک'' (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اسکا بدلہ دیا جائے گا)۔ پھر آپؐ نے '' لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ..... آخر تک پڑھا'' (یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو پھر بھی اسکی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ حضرت قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْاَنْصَارِ

۱۸۳۲ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۳۳ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَ شِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ

باب: قریش اور انصار کی فضیلت

۱۸۳۲: حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۳: حضرت عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے (یعنی انصار سے) بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کہ کیا آپ نے خود یہ حدیث براءؓ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں۔ (قتل وقید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ انکی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اور ان سے الفت کروں۔ کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں

صَحِيْحٌ.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ.

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَ اِنَّ كَرِشِي الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ

گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۵: حضرت زید ارقمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ کو غزوہ حرہ کے موقع پر شہید ہونے والے ان کے چند اقرباء اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انسؓ سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

۱۸۳۶: حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو کہ میرے خاص اور راز دار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں۔ لہٰذا ان میں سے بروں کو معاف کردو اور نیکو کاروں کو قبول کرلو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۳۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور راز دار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان کے نیکوں کو قبول کرو اور ان کے بروں کو معاف کردو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

دَاوٗدَ الْهَاشِمِیُّ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یُّرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل وقید) کے عذاب کا مزہ چکھادیا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ.

۱۸۴۲: ہم سے روایت کی عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۳ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۴۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۹۹ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ

۵۹۹: باب انصار کے گھروں کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۴۴ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ

۱۸۴۴: حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا: بہتر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْا لْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِیْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِیْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ اُسَيْدِ السَّاعِدِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انصار کے متعلق نہ بتاؤں ۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔آپؐ نے فرمایا قبیلہ بنونجاراور پھر جوان کے قریب ہیں۔یعنی بنوعبدالاشہل پھران کےقریب والے بنوحارث بن خزرج پھران کے قریب والے بنوساعدہ۔پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیااوراپنی انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہےاورفرمایاانصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔انسؓ اس حدیث کوابوسعید ساعدی سے اوروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ اُسَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَاَارٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِیُّ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ.

۱۸۴۵: حضرت ابواسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھر بنونجار کے ہیں پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوحارث بن خزرج کا، پھر بنوساعدی کااورانصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہاہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کوفضیلت دی ہے۔چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو دوسروں پر فضیلت دی ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اورابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۸۴۶ : حَدَّثَنَااَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۴۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۴۷ : حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۴۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنوعبدالاشہل کے لوگ ہیں۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

خلاصۃ الباب : صحابی ہونا بھی بہت بڑا اشرف اور مرتبہ ہے بلکہ جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور پھر حالت اسلام میں اس کی وفات ہوئی وہ بہت بڑا مرتبہ والا بن گیا جس کو تابعی کہتے ہیں ۔صحابہ کرامؓ کے بارے میں

حضور ﷺ نے بہت تاکید فرمائی کہ ان کا احترام وعزت کی جائے اور کسی صورت میں ان کی شان میں گستاخی برداشت نہیں فرمائی۔ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی میرے صحابہ سے کسی کو گالی یا بُرا کہے تو سننے والا اس کے جواب میں یہ کہے کہ تمہارے شریر پر اللہ کی لعنت ہو (۲) حضرت فاطمہؓ کی شان بہت عظیم ہے جنت کی عورتوں کی سیّدہ ہیں اور فرمایا کہ جو فاطمۃ الزہراءؓ کو بُرا لگتا ہے وہ مجھے بُرا لگتا ہے حدیث باب میں حضرت عائشہؓ کا فاطمہؓ کے بارے میں بیان بہت عمدہ ہے (۳) حضرت عائشہؓ کے فضائل بھی بے شمار ہیں ان کی سوانح اور مناقب پر مشتمل مستقل کتابیں تحریر کی گئی ہیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ ان کو حضرت جبرئیلؑ سلام کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ سے۔ قرآن وحدیث کی بہت بڑی عالمہ تھیں بہت سارے صحابہؓ اور تابعینؒ سیّدہ صدیقہؓ کے شاگرد ہیں دین واسلام کا بہت بڑا حصہ حضرت عائشہؓ کے ذریعہ پھیلا۔

خلاصہ مناقب خدیجہؓ: ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ حضور ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ مطہرہ ہیں جنہوں نے اپنا سارا مال حضور ﷺ پر قربان کر دیا مکہ میں ان کی بہت زیادہ عزت تھی لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے زمانۂ جاہلیت میں بھی عفیفہ (پاکدامن) کے نام سے مشہور تھیں۔ حضور ﷺ کی بہت خدمت کرتی تھیں اور حضور ﷺ جب پریشان ہوتے تو حضرت خدیجہؓ تسلی دیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت سنائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد جب ان کا خیال آجاتا تو آبدیدہ ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے حضرت خدیجہؓ پر جتنا رشک آتا ہے اتنا کسی اور پر نہیں آتا۔ ان کے علاوہ باقی ازواج مطہراتؓ کے بھی بہت فضائل اور مناقب ہیں۔ امام ترمذیؒ نے کچھ بیان کئے ہیں۔

۶۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی کَانَ بِحَرَّةِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ عَبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَکَّةَ بِالْبَرَکَةِ وَاَنَا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُبَارِکَ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَابَارَکْتَ لِاَهْلِ مَکَّةَ مَعَ الْبَرَکَةِ بَرَکَتَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

۶۰۰: باب مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۴۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں ''حرہ سقیا'' کے مقام پر پہنچے تو آپؐ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن زیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا اَبُوْ نُبَاتَةَ

۱۸۴۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ

يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْمُعَلّٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِىُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِىْ مَسْجِدِىْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۸۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد طرق سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۵۱ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّىْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا وَ فِى الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ.

۱۸۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے کہ مدینہ منورہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اسکی شفاعت کروں گا۔ اس باب میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند یعنی ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِىْ لُكَاعِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْ وَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ سُفْيَانَ بْنِ اَبِىْ زُهَيْرٍ وَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ

۱۸۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو وہ حشر و نشر کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے مدینہ منورہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ،

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

سفیان بن ابی زہیرؓ اور سبیعہ اسلمیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ ثَنَا اَبِىْ جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ فَقَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

۱۸۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَ تُنْصِعُ طَيِّبَهَا وَ فِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۵۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ ہی میں اسے بخار ہوگیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپؐ نے انکار کردیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اسی طرح عرض کیا۔ آپؐ نے پھر انکار کردیا۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی انکار کردیا۔ وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ اور طیب (پاکیزہ چیز) کو خالص کردیتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ منورہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبداللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابوایوبؓ، زید بن ثابتؓ، رافع بن خدیجؓ، جابرؓ، عبداللہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۱۸۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّىْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ منورہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِىِّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَىَّ اَىَّ هٰٓؤُلَاۗءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِىَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَامِرٍ.

۱۸۵۷: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر ٹھہریں گے وہی دارالہجرہ ہوگا۔ مدینہ، بحرین اور قنسرین۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں۔

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ اَخُوْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ.

۱۸۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ کی سختی اور بھوک برداشت کریگا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

۶۰۱: بَابُ فِىْ فَضْلِ مَكَّةَ

۶۰۱: باب مکہ مکرمہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِىِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّىْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ

۱۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراءؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ یونس نے زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری کی ابوسلمہ سے عبداللہ بن عدی بن حمراء کے واسطے منقول حدیث میرے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِيْ اَصَحُّ .

(یعنی امام ترمذیؒ کے) نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔

یہ حدیث مبارکہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۰۲ : بَابُ فِيْ فَضْلِ الْعَرَبِ

۷۰۲: باب عرب کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ.

۱۸۶۱: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ سے کیسے بغض کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپؐ کے ذریعے ہدایت دی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابوبدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ.

۱۸۶۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین بن عمر محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۱۸۶۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ الْحَرِيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ

۱۸۶۳: حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہو جاتا تو وہ غمگین ہو جاتیں۔ لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے

عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَ مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ.

اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی ہلاکت، قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں کہ ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۶۴: حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریکؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِیُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَامُ اَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامُ اَبُو الْحَبَشِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ وَيَفُتُ.

۱۸۶۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سام عرب کے باپ، یافث رومیوں کے باپ اور حام حبشیوں کے باپ ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی یفث بھی کہتے ہیں۔

۶۰۳: بَابُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ

۶۰۳: باب عجم کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْبِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرِبْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

۱۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان میں سے بعض پر تم لوگوں میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو بکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں صالح وہ مہران کے بیٹے اور عمرو بن حریث کے مولیٰ ہیں۔

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِیْ ثَوْرُبْنُ زَيْدِ الدِّيْلِیُّ عَنْ اَبِی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۱۸۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے

قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ سورۃ پڑھی اور جب ''وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ ....الآیہ'' پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہم میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۶۰۴ : بَابُ فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

۶۰۴: باب اہل یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۶۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْانَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

۱۸۶۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی یا اللہ! ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ نَا اَبُوْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِيَعْنِي الْيَمَنَ.

۱۸۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضاء (فیصلہ) انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازدیعنی یمن میں ہے۔

۱۸۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

۱۸۷۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے معاویہ بن صالح انہوں نے ابو مریم انصاری اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے ۔ یہ حدیث زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَطَّارُ ثَنِیْ عَمِّیْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِالْكَبِيْرِبْنِ شُعَيْبٍ ثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَسَدُاللّٰهِ فِی الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِیْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّیْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ.

۱۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (یعنی یمنی لوگ) کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں ۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا، کاش میری ماں اہل یمن سے ہوتی ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِیْ مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ ثَنِیْ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی (یمن والوں سے) نہ ہوتے تو کامل لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ مِيْنَاءَ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ اَحْسَبُهٗ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا

۱۸۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا میرا خیال ہے کہ وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے ۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آیا تو آپؐ نے ادھر سے منہ پھیر لیا۔ وہ تیسری جانب سے آیا اس مرتبہ بھی آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ۔ ان کے منہ میں اسلام اور ان کے ہاتھوں میں طعام ہے پھر وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَآءَ اَحَادِيْثُ مَنَا كِيْرُ.

عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ میناء سے اکثر منکر احادیث مروی ہیں۔

۶۰۵ : بَابُ فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

۶۰۵: باب قبیلۂ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۷۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيْ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۵: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار، مزینہ، جہینہ اشجع، غفار اور قبیلۂ عبدالدار کے لوگ میرے رفیق ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ انکا کوئی رفیق نہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان کے رفیق ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۶ : بَابُ فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ

۶۰۶: باب بنوثقیف اور بنوحنیفہ کے متعلق

۱۸۷۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بنوثقیف کے تیروں نے جلا دیا ہے۔ لہٰذا ان کے لیے بددعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۷۷ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۷۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو تین قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے، ثقیف، بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنٰى اَبَا عَلْوَانَ وَهُوَ

۱۸۷۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلۂ بنوثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے شریک سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عصم کی کنیت ابوعلوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم

كُوفِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَشَرِيكٌ يَقُولُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُصَمٍ وَاِسْرَائِيلُ يَرْوِی عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ.

اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ عبداللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں، اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۷۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلاَنًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لاَ اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلاَمٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَيَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ يَرْوِی عَنْ اَيُّوْبَ اَبِی الْعَلاَءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ اَبِیْ مِسْكِيْنٍ وَلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِی رُوِیَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ هُوَ اَيُّوْبُ اَبُو الْعَلاَءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَ يُقَالُ ابْنُ اَبِیْ مِسْكِيْنٍ.

۱۸۷۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیے میں دی۔ آپؐ نے اسے اسکے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔ اس پر بھی وہ خفا رہا۔ پس جب یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اسکے باوجود ناراض ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔ انہیں ابن مسکین بھی کہتے ہیں۔ شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ ایوب' ابوعلاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۱۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْحِمْصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ اِبِلِهِ الَّذِی كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالاً مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِیْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِمَا عِنْدِیْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَیَّ وَايْمُ اللّٰهِ لاَ اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ

۱۸۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنوفزارہ کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ خفا ہوگیا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی،

هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْاَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ.

انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ انا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَلَّاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا ثَنِيْ اَبِيْ وَلٰكِنَّهُ ثَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَيُقَالُ الْاَسْدُهُمُ الْاَزْدُ.

۱۸۸۱: حضرت عامر بن ابی عامرؓ اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں۔ یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہؓ کو سنائی تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں بلکہ یوں فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہی ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہوگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ صحیح وسالم رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ، ابو بریدہ اسلمیؓ، بریدہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور عیصہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَفِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۸۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے اور وہ عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

صَحِیْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَةُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُهَیْنَةَ اَوْقَالَ جُهَیْنَةُ وَمَنْ کَانَ مِنْ مُزَیْنَةَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَیِّ وَغَطْفَانَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیّ نَا سُفْیَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَابَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذَا لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ بنوتمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے بنوتمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے۔ آپؐ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ پھر یمن والوں کی ایک جماعت آئی تو آپؐ نے ان سے فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرلو۔ اس لیے کہ بنوتمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ تَمِیْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ یَمُدُّبِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُوَ خَیْرٌ مِّنْهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۷: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ یہ لوگ محروم ہوگئے اور خسارے میں رہ گئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۶: بَابُ فِیْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْیَمَنِ

۷۰۶: باب شام اور یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنُ اِبْنَةَ اَزْهَرَ السَّمَّانِ ثَنِیْ جَدِّیْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَا لِکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا

۱۸۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی شام اور یمن ہی کے لیے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا

اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ (یعنی اس کے مددگار) نکلے گا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عون کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور سالم بن عبد اللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَىِّ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ.

۱۸۸۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِىْ يُدَهْدِهُ الْخِرَآءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِىٌّ وَفَاجِرٌ شَقِىٌّ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگ اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا۔ جو اپنی ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباء واجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا مؤمن متقی ہیں یا فاجر، بدبخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِىُّ الْمَدِيْنِىُّ قَالَ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْاَذْهَبَ

۱۸۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں، متقی مؤمن یا بدکار اور بدبخت۔ پھر تمام لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی

اللّٰهُ عَنكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَيَرْوِىْ عَنْ اَبِيْهِ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِيْثِ اَبِىْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ.

سے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور بواسطہ والد حضرت ابو ہریرہؓ سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے ابو عامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جو ہشام بن سعد سے منقول ہے مسند یہاں ختم ہوگئی۔ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اور درود وسلام ہو ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔

خلاصۃ الابواب : مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت شان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ سرور انبیاء علیہم السلام کا مسکن رہا تھا اور ان کا مدفن ہے یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے کو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری کسی طرح نہیں کرسکتی۔ مدینہ منورہ کے نام احادیث میں بکثرت وارد ہوئے ہیں یہ بھی ایک شعبہ اس کی فضیلت کا ہے مثلاً طابہ، طائبہ، طیبہ۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ نہایت پاکیزہ مقام ہے نجاسات معنوی یعنی شرک وکفر سے پاک ہے اور نجاسات ظاہری سے بھی بَری ہے وہاں کے در ودیوار اور ہر چیز میں حتیٰ کہ مٹی میں بھی نہایت لطیف خوشبو آتی ہے جو ہرگز کسی دوسری خوشبودار چیز میں نہیں پائی جاتی۔ شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں ایک عجیب خوشبو ہے جو مشک وعنبر میں ہرگز نہیں۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی اے اللہ اگر مجھے اس شہر سے نکالنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہو۔ نبیؐ نے فرمایا کہ میرے گھر (روضہ مقدس) اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض کے اوپر ہوگا۔ علماء نے اس حدیث کے کئی مطالب بیان کئے ہیں مگر صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ خطہ، پاک جو روضہ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان ہے بعینہٖ اُٹھ کر جنت الفردوس میں چلا جائے گا جس طرح کہ دنیا کے تمام مقامات برباد ہوجائیں گے اس مقام پر کوئی آفت نہیں آئے گی یہی مطلب ہے اس کے باغ ہونے کا بہشت کے باغوں میں سے اور حضورؐ کا منبر عالی قیامت از سرِ نو اعادہ کیا جائے گا جس طرح آدمیوں کے جسموں کا اعادہ ہوگا پھر وہ منبر آپ ﷺ کے حوض پر نصب کردیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ کعبہ کو مستثنیٰ کر کے مدینہ طیبہ کو مکہ سے افضل کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جس میں بیت اللہ اور جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں روئے زمین میں یہی ایک جگہ ہے جہاں حج جیسی عبادت کی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ عربی ہیں اس طرح تمام عرب بھی افضل ہوگئے نسب بہت اونچی ہے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ عرب سے محبت کرو اور جو ان سے بغض رکھے گا گویا میرے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ اہل یمن کے بارے میں حضور ﷺ نے بہت تعریفی کلمات ارشاد فرمائے کہ یہ دل کے نرم ہیں ایمان والے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت میں انصار کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے ان کے علمی، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی کارناموں سے اسلام اور مسلمانوں کو عزت اور شوکت نصیب ہوئی۔

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلٰوتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

کِتَابُ الْعِلَلِ

کتاب: حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل کے بارے میں

اَخْبَرَنَا الْكَرُوْخِيُّ نَا لْقَاضِيُّ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ الْغُوْرَجِيُّ وَاَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوْا اَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ الْجَرَّاحِيُّ نَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِي اَنَا اَبُوْ عِيسٰى قَالَ جَمِيْعُ مَافِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيْثِ هُوَ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ بَعْضُ اَهْلُ الْعِلْمِ مَا خَلاَ حَدِيْثَيْنِ حَدِيْثُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلاَ سَفَرٍ وَلاَ مَطَرٍ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَ قَدْبَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اِخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهٖ اَبُوْ مُصْعَبِ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلاَمِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابو مظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جرامی نے ان کو ابو العاس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے کہ انہوں نے فرمایا اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے بعض علماء نے اس کو اپنایا۔ البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھیں ۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو اسے قتل کردو اور ہم (امام ترمذیؒ) ان دونوں حدیثوں کی علتیں اس کتاب میں بیان کرچکے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ) ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ ان میں سفیان ثوریؒ کے اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوفی سے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کیے ہیں جبکہ بعض اقوال ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک بن انسؒ کے اکثر اقوال اسحٰق بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاریؒ سے اور انہوں نے امام مالکؒ سے نقل کیے ہیں۔ پھر روزوں کے ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابو مصعب مدنی کے واسطے سے امام مالکؒ سے نقل کی ہیں جبکہ امام مالکؒ کے بعض اقوال ہم سے موسیٰ بن حزام نے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی کے واسطے سے

اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَارُوِيَ عَنْ اَبِي وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِيَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمُّوْنَ سِوٰى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَاحَدَّثَنَا اَبُو اِسْمٰعِيْلَ نَا يُوْسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ اَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَ قَدْاَجَازَلَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهِ اِلَيْنَا وَ مَاكَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اِلَّا مَافِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَّاتِ وَالْحُدُوْدِفَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِيْ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْاَصَمُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ وَبَعْضُ كَلَامِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا عَلٰى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيهِ الْمَوْقُوْفُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْاَحَادِيْثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيْخِ فَهُوَ مَااسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ التَّارِيْخِ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ مَانَاظَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ وَمِنْهُ مَانَاظَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

امام مالکؒ سے نقل کیے ہیں۔ ابن مبارک کے اقوال احمد بن عبدہ آملی ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔ پھران کے بعض اقوال ابووہب نے ابن مبارک سے نقل کئے کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے ہیں۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی کے واسطے سے امام شافعیؒ سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے ابواب میں مذکرر امام شافعیؒ کے اقوال میں سے بعض ابوولید مکی کے واسطے سے اور بعض ابو اسمٰعیل سے یوسف بن یحییٰ کے حوالے سے امام شافعیؒ سے نقل کیے ہیں۔ ابواسمٰعیل اکثر ربیع کے واسطے سے امام شافعیؒ کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیم کے اقوال اسحٰق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلق اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحٰق بن منصور سے معلوم ہوئے۔ اسحٰق کے بعض اقوال محمد بن فلیح بھی بیان کردی ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کردتے ہیں کہ یہ روایات موقوف ہیں اسی طرح احادیث کی علتیں ، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں (امام ترمذیؒ) نے کتاب التاریخ (امام بخاریؒ کی کتاب) سے نقل کی ہے۔ پھر اکثر علتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے خود امام بخاریؒ سے گفتگو کی ہے جبکہ بعض کے متعلق عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوزرعہ سے مناظرہ کیا ہے چنانچہ اکثر امام بخاریؒ سے اور بعض ابوزرعہ سے نقل کی ہیں۔ ہماری اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ ایک مدت تک

وَاَبَا زُرْعَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاَقَلُّ شَیْءٍ فِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ زُرْعَةَ وَاِنَّمَا حَمَلَنَا عَلٰی مَابَیَّنَّا فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِیْثِ لِاَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هٰذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَارَجَوْنَا فِیْهِ مِنْ مَنْفَعَةِ النَّاسِ لِاَنَّا قَدْوَجَدْنَا غَیْرَوَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ تَکَلَّفُوْامِنَ التَّصْنِیْفِ مَالَمْ یُسْبَقُوْا اِلَیْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ وَسَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَیَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ وَوَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَغَیْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوْا فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ مَنْفَعَةً کَثِیْرَةً فَنَرْجُوْا لَهُمْ بِذٰلِکَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَا نَفَعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِیْنَ بِهٖ فَبِهِمُ الْقُدْوَةُ فِیْمَا صَنَّفُوْاوَقَدْعَابَ بَعْضُ مَنْ لَا یَفْهَمُ عَلٰی اَهْلِ الْحَدِیْثِ الْکَلَامَ فِی الرِّجَالِ وَقَدْوَجَدْنَا غَیْرَوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِیْنَ قَدْ تَکَلَّمُوْا فِی الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَطَاؤُسٌ تَکَلَّمَا فِیْ مَعْبَدِ الْجُهَنِیِّ وَتَکَلَّمَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ فِیْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ وَقَدْ تَکَلَّمَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ وَعَامِرُ الشَّعْبِیُّ فِی الْحَارِثِ الْاَعْوَرِوَهٰکَذَا رُوِیَ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْاَوْزَاعِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْقَطَّانِ وَوَکِیْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِیٍّ وَغَیْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ تَکَلَّمُوْا فِی الرِّجَالِ وَ ضَعَّفُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ لَا یُظَنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَی النَّاسِ اَوِالْغِیْبَةَ اِنَّمَا

یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہوگیا کہ واقعی اس میں فائدہ ہے تو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے ائمہ کرام نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں۔ ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعد بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں۔ ان کی تصانیف سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان میں اقتداء کے قابل ہیں۔ بعض حضرات نے محدثین پر نقد وجرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی پر اعتراضات کیے ہیں۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب پر اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور پر اعتراضات کئے ہیں۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عوف، سلمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اسکی وجہ مسمانوں کی خیرخواہی ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے طعن و تشنیع یا غیبت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی متہم تھا کوئی اکثر غلطیوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے، اپنی حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اسکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی

اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ یُبَیِّنُوْا ضَعْفَ هٰؤُلَاءِ لِکَیْ یُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِیْنَ ضُعِّفُوْا کَانَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ کَانَ مُتَّهَمًا فِی الْحَدِیْثِ وَ بَعْضُهُمْ کَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَکَثْرَةِ خَطَاءٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ یُبَیِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَی الدِّیْنِ وَتَثْبِیْتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِی الدِّیْنِ اَحَقُّ اَنْ یُتَثَبَّتَ فِیْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِی الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ.

گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق واموال کے۔ لہٰذا اگر ان میں (یعنی حقوق واموال میں) بھی گواہوں کا تزکیہ ضروری ہے تو اس میں (یعنی دین میں) تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ ثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَأَلْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِکَ بْنَ اَنَسٍ وَ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَکُوْنُ فِیْهِ تُهْمَةٌ اَوْضَعْفٌ اَسْکُتُ اَوْاُبَیِّنُ قَالُوْا بَیِّنْ.

۱: ہم سے روایت کی محمد اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اور وہ اپنے اوالد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں متہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں ان سب نے جواب دیا کہ بیان کرو۔

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَ یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِیْلَ لِاَبِیْ بَکْرِبْنِ عَیَّاشٍ اِنَّ اُنَاسًا یَجْلِسُوْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمُ النَّاسُ وَلَا یُسْتَاهَلُوْنَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ کُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْیَی اللّٰهُ ذِکْرَهٗ وَالْمُبْتَدِعُ لَا یُذْکَرُ.

۲: ہم سے روایت کی محمد بن رافع نیشاپوری نے وہ یحییٰ بن آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش نے کہا کہ جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آ کر بیٹھیں گے لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ بدعتی کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ نَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ کَانَ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ لَا یَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوْا عَنِ الْاِسْنَادِ لِکَیْ یَاْخُذُوْا حَدِیْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَیَدَعُوْا حَدِیْثَ اَهْلِ الْبِدَعِ.

۳: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا سے وہ عاصم سے اور وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس لیے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا لیکن جب فتنوں کا دور آیا تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اسکے باوجود محدثین اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں اور اہل

بدعت کی روایت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ انَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْاِسْنَادُ عِنْدِيْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَاشَآءَ فَاِذَاقِيْلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ.

۴: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن نے انہوں نے کہا کہ میں نے عبدان سے سنا وہ عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسناد دین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہے تو پوچھنے پر مبہوت رہ جاتا ہے۔

۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ انَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يَحْتَاجُ لِهٰذَا اَرْكَانٌ مِنْ اٰجُرٍّ يَعْنِيْ اَنَّهُ ضَعَّفَ اِسْنَادَهُ.

۵: ہم سے روایت کی محمد بن علی نے وہ حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستونوں کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اسکی سند کو ضعیف قرار دیا۔

۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَاَبِيْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ خَوْطٍ وَ اَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَضْرِ بْنِ طَرِيْفٍ اَبِيْ جَزْءٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيْبِ الْحَكَمُ رَوٰى لَهُ حَدِيْثًا فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَحَبِيْبٌ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ انَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَاَ اَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ اَخِيْرًا اِذَا اَتٰى عَلَيْهَا اَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهُ قَالَ اَحْمَدُ وَ ثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُّهِمُ فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَاَنْ اَقْطَعَ الطَّرِيْقَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْهُ وَاَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوْفِيِّ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۶: ہم سے روایت کی محمد بن عبدہ نے وہ وہب بن زمعہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن عمار، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف ابو جزء، حَکَم ورحبیب حَکَم۔ عبداللہ بن مبارک نے جیب حَکَم سے کتاب الرقاق میں ایک حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کردی۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی احادیث پڑھیں لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جائیں تو وہ ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اسکی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے۔ موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز

فَذَكَرُوْا فِيْهِ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِ هِمْ فَقُلْتُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ.

نہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہم امام احمد بن حنبلؒ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کئے ۔لیکن میں نے نبی اکرمؐ کی حدیث بیان کی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے پوچھا کہ نبی اکرمؐ سے مروی ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں۔

۷: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ قَالَ فَغَضِبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّمَا فَعَلَ هٰذَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِاَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ اِسْنَادِهِ لِاَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيْثِ فَكُلُّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ حَدِيْثٌ مِمَّنْ يُتَّهَمُ اَوْ يُضَعَّفُ لِغَفْلَتِهِ وَكَثْرَةِ خَطَائِهِ وَلَا يُعْرَفُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ فَلَا يَحْتَجُّ بِهِ قَدْرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُوْا اَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ.

۷: (اور کہا میں نے) ہم سے روایت کی حجاج بن نصیر نے انہوں نے معارک بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس آسکتا ہو۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ یہ حدیث سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کر اپنے رب سے استغفار کر۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ (امام احمد بن حنبلؒ) اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ اور حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جبکہ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرطیکہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال (ضعف) بیان کر دیئے ہیں۔

۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيْلَ لَهُ فَاِنَّكَ تَرْوِيْ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنِيْ عَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اِشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَتَبَّعْتُهُ عَنْ اَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاَتَيْتُ بِهِ اَبَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ كُلَّهُ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اَسْتَحِلُّ اَنْ اَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا

۸: ہم سے روایت کی ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی نے وہ یعلی بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کلبی سے بچو۔ عرض کیا گیا آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے جواب دیا میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسمٰعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابوعوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب (ساتھیوں) سے ملا پھر ابان بن عیاش کے پاس

وَقَدْرَوٰی عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهُ اَبُوْ عُوَانَةَ وَغَیْرُهُ فَلاَ یُغْتَرُّ بِرِوَایَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِاَنَّهُ یُرْوٰی عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحَدِّثُنِیْ فَمَا اَتَّهِمُهُ وَلٰکِنْ اَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهُ وَقَدْرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَ رَوٰی اَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ هٰکَذَارَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا اَوْزَادَفِیْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَاَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَاِنْ کَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهٰذِهٖ حَالُهٗ فِی الْحَدِیْثِ وَالْقَوْمُ کَانُوْا اَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَاِنْ کَانَ صَالِحًا لاَ یُقِیْمُ الشَّهَادَةَ وَلاَ یَحْفَظُهَا فَکُلُّ مَنْ کَانَ مُتَّهَمًا فِی الْحَدِیْثِ فِی الْحَدِیْثِ بِالْکَذِبِ اَوْکَانَ مُغَفَّلاً یُخْطِئُ الْکَثِیْرَ فَالَّذِیْ اِخْتَارَهُ اَکْثَرُاَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنْ لاَّ یُشْتَغَلَ بِالرِّوَایَةِ عَنْهُ اَلاَ تَرٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَکِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ اَمْرُهُمْ تَرَکَ الرِّوَایَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْمٍ مِنْ اَجِلَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوْ هُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَ ثَّقَهُمْ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلاَ لَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَ اِنْ کَانُوْا قَدْ وَهَمُوْا فِیْ بَعْضِ مَارَوَوْا

آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت کر دیتا حالانکہ وہ محض جھوٹا تھا۔لہٰذا اس کے بعد میں اس سے روایت کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے اگر چہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ لوگ (راوی) اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لیے بھی بعض ضعفاء سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کا راوی متہم ہوتا ہے۔ کئی راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں رات گزاری تو آپ ﷺ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا۔ اگر چہ عبادت وریاضت میں ابان بن عیاش کی تعریف کی گئی ہے۔ لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ پھر بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔ غرضیکہ جھوٹ میں متہم اور کثیر الخطاء یا غافل شخص کی احادیث قابل نہیں ہیں۔ اکثر ائمہ حدیث کا یہی مسلک ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبداللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کیا کرتے ہیں لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے بڑے بڑے اہل علم کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ حالانکہ بعض ائمہ حدیث نے انہیں ان کی

وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ.

جلالت علمی اور صداقت کے باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض روایات میں خطاء ہوئی۔ چنانچہ یحیٰی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

۹: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيدُ الْعَفْوَ اَوْتُشَدِّدُ قُلْتُ لَابَلْ اُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيدُ كَانَ يَقُولُ اَشْيَاخُنَا اَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيٰى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِي فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى مَارَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِيَحْيٰى عَنْ شَرِيكٍ وَلَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَاَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَئِمَّةِ

۹: ہم سے روایت کی ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار بصری نے انہوں نے علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰی بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کیا تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو تو یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمانے لگے وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا کہ میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں۔ یحیٰی کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحیٰی سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ علی نے پوچھا کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا۔ ہاں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحیٰی نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یحیٰی بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحیٰی بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحیٰی بن سعید نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن خزاع، اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرھم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان

اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِيْ بَعْضِ مَارَوَوْا وَقَدْ حَدِيْثَ عَنْهُمُ الْاَئِمَّةَ.

اوران جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا ہے البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے۔ ورنہ ان سے ائمہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ نَاعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰: ہم سے روایت کی حسن بن علی حلوانی نے وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ.

۱۱: ہم سے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے لیکن یحییٰ بن سعید قطان انکی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلاَنَ لِهٰذَا وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ الْكَثِيْرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَحَدَّثَنَا عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوَ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِى الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا اَوْمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْاِسْنَادَ وَاِنَّمَا جَاءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ لِاَنَّ اَكْثَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَايَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ

۱۲: ہم سے روایت کی ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہؓ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں غلط ملط ہوگئیں تو میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کردیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے۔ اس کے باوجود وہ ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابوایوبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علیؓ، نبی ﷺ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سے اسکے علاوہ اس قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں ردو بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے

يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَاهُمْ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِذَا تَفَرَّدَ اَحَدٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا عَنٰى اِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْاِسْنَادَ فَزَادَ فِى الْاِسْنَادِ اَوْ نَقَصَ اَوْ غَيَّرَ الْاِسْنَادَ اَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيْهِ الْمَعْنٰى فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ الْاِسْنَادَ وَحَفِظَهٗ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَاِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنٰى.

ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنکی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوء حفظ اور کثرت خطاء کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اسکی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے تو اس میں تشدید کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے ہوں اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ.

۱۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے وہ عبدالرحمٰن بن مہدی وہ معاویہ بن صالح وہ علاء بن حارث وہ مکحول اور وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنی بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

۱۴: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا، ان کے الفاظ مختلف اور معنیٰ ایک ہی ہوتے تھے۔

۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِىُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِىُّ يَاْتُوْنَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعَانِىْ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَرَجَاءُ

۱۵: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنیٰ بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا

بْنُ حَيْوَةَ يُعِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ عَلٰى حُرُوْفِهٖ.

کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوتی۔

۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تَحَدِّثُنَابِهٖ عَلٰى غَيْرِ مَاحَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْاَوَّلِ.

۱۶: ہم سے روایت کی علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے وہ عاصم احول سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کوایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اورطرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم پہلی مرتبہ جو سنو اسی کواختیار کرلو۔

۱۷: حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰى اَجْزَاَكَ

۱۷: ہم سے روایت کی جارود نے ان سے وکیع نے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر حدیث معنیٰ کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔

۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اَنْقِصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ.

۱۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو لیکن زیادتی نہ کرو۔

۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِيْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰى.

۱۹: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے اور وہ ایک شخص سے اسکا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہٖ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنی ہی سمجھو۔

۲۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْنٰى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَثِيْرُ اَحَدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ.

۲۰: ہم سے روایت کی حسین بن حریث نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر معنیٰ میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کوایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود ائمہ کرام خطاء اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

۲۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ

۲۱: ہم سے روایت کی محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا اگر تم روایت کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لیے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک

بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہ کیا یعنی اسی طرح بیان کر دی جس طرح پہلے بیان کی تھی۔

۲۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ اَتَمُّ حَدِيْثًا مِّنْكَ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ.

۲۲: ہم سے روایت کی ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۳: ہم سے روایت کی عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار نے وہ سفیان سے عبدالملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

۲۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ اُذُنَایَ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِىْ.

۲۴: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کر لیا ہو۔

۲۵: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

۲۵: ہم سے روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر (حدیث) بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ.

۲۶: ہم سے روایت کی ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی محدث (عالم حدیث) نہیں دیکھا۔

۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ اَيُّوْبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَاَقُوْلُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُوْلُ اِنَّ اَيُّوْبَ كَانَ اَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۷: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا کہ میں

سِيرِينَ.

نے ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَيُّهُمَا اَثْبَتُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ اَمْ مُسْعَرٌ قَالَ مَارَاَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ.

۲۸: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ اِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ اَرَدْتَ الْحَدِيْثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ.

۲۹: ہم سے روایت کی ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتماد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابوبکر، ابوولید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔

۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَارَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيْثًا وَاحِدًا اِلَّا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ اَحَادِيْثَ اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةً اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ اِلَّا حَيَّانَ الْكُوْفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ.

۳۰: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے وہ ابوداؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن حبان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ انکی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گیا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ نَا بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ شُعْبَةُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَدِيْثِ.

۳۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ اَحَدٌ عِنْدِي وَ اِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى اَيُّهُمَا

۳۲: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا

اَحْفَظُ لِلْاَحَادِیْثِ الطِّوَالِ سُفْیَانُ اَوْشُعْبَةُ قَالَ کَانَ شُعْبَةُ اَمَرَّ فِیْهَا قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَکَانَ شُعْبَةُ اَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَکَانَ سُفْیَانُ صَاحِبَ الْاَبْوَابِ.

ہوں۔علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ شعبہ اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْیَانُ اَحْفَظُ مِنِّیْ مَاحَدَّثَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ شَیْخٍ بِشَیْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ کَمَا حَدَّثَنِیْ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَی الْاَنْصَارِیَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی یَقُوْلُ کَانَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ یُشَدِّدُ فِیْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْیَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِ هٰذَا.

۳۳: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریث نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ میں (امام ترمذیؒ) نے اسحق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انسؓ حدیث رسول (ﷺ) میں بہت سختی برتتے تھے یہاں تک کہ ''یاء اور تا'' کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی ثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْمِ الْاَنْصَارِیُّ قَاضِیُ الْمَدِیْنَةِ قَالَ مَرَّمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰی اَبِیْ حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ یُحَدِّثُ فَجَازَهُ فَقِیْلَ لَهُ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِیْهِ فَکَرِهْتُ اَنْ اٰخُذَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ.

۳۴: ہم سے روایت کی ابوموسیٰ نے وہ ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری (جو مدینہ کے قاضی تھے) کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابوحازم کی مجلس پر سے گزرے وہ احادیث بیان کررہے تھے لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہوکر حدیث رسول (ﷺ) سننا میرے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔

۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ یَحْیٰی مَافِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِیْثًا مِنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ کَانَ مَالِکٌ اِمَامًا فِی الْحَدِیْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ مَارَاَیْتُ بِعَیْنِیْ مِثْلَ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ اَحْمَدُ عَنْ وَکِیْعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیِّ

۳۵: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیّب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ عزیز ہیں اور حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مهدی

فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِيعٌ اَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّي لَمْ اَرَاَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَيِّ شَيْءٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ اَوْيُمْسِكُ اَصْلَهُ فِيْمَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ السَّمَاعِ.

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع دل کے معاملے میں بڑے ہیں جبکہ عبدالرحمٰن امام ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم اٹھا کر کہنے کے لیے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تا کہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ واتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اور جن پر علماء نے اعتراضات کیے ہیں وہ بھی کسی وجہ سے ہیں۔ اگر کوئی کسی عالم کے سامنے ایسی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل (کاپی) کو دیکھ رہا ہو تو (یہ بھی سماع کی طرح) صحیح ہے۔

۳۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا.

۳۶: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں اور پھر ان سے پوچھا کہ انہیں کس طرح بیان کروں؟ انہوں نے فرمایا کہو ''حَدَّثَنَا'' (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

۳۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ عِصْمَةَ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَفَرًا قَدِمُوْا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهٖ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ اِنِّيْ بَلِهْتُ لِهٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ فَاقْرَءُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ اِقْرَارِيْ بِهٖ كَقِرَاءَتِيْ عَلَيْكُمْ.

۳۷: ہم سے روایت کی سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے وہ ابوعاصمہ سے وہ یزید نحوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم وتاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آ گیا ہوں تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار (یعنی تصدیق) اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔

۳۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ

۳۸: ہم سے روایت کی سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد

اَبِیہِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ اِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ کِتَابَہٗ اٰخَرَ فَقَالَ اَرْوِھٰذَا مِنِّیْ فَلَہٗ اَنْ یَرْوِیَہٗ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا عَاصِمِ النَّبِیْلَ عَنْ حَدِیْثٍ فَقَالَ اِقْرَءْ عَلَیَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ یَقْرَأَ ھُوَ فَقَالَ أَاَنْتَ لَا تُجِیْزُ الْقِرَاءَ ۃَ وَقَدْ کَانَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ یُجِیْزَانِ الْقِرَاءَ ۃَ

نے انہوں نے اپنے باپ سے اوروہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگرکوئی کسی کو اپنی کتاب دے کراسے روایت کرنے کی اجازت دے دےتواس کے لیے روایت کرنا جائز ہے۔محمد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی توانہوں نے فرمایا تم پڑھ لولیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے ؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ الْجُعْفِیُّ الْمِصْرِیُّ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَھُوَمَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِیْ فَھُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِیْ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنَا فَھُوَ مَا قُرِءَ عَلَی الْعَالِمِ وَاَنَا شَاھِدٌ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنِیْ فَھُوَمَا قَرَاءْ تُ عَلَی الْعَالِمِ یَعْنِیْ وَاَنَا وَحْدِیْ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ الْقَطَّانَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا وَ اَخْبَرَ نَا وَاحِدٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَکُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُصْعَبِ الْمَدِیْنِیِّ فَقُرِئَ عَلَیْہِ بَعْضُ حَدِیْثِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ کَیْفَ نَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ اَجَازَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاِجَازَۃَ اِذَا اَجَازَ الْعَالِمُ اَنْ یَرْوِیَ عَنْہُ لِاَحَدٍ شَیْئًا مِنْ حَدِیْثِہٖ اَنْ یَرْوِیَ عَنْہُ .

۳۹: ہم سے روایت کی احمد بن حسن نے وہ یحییٰ بن سلمان جعفی مصری سے عبداللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں ''حَدَّثَنَا'' کہوں توسمجھ لو کہ میں نے اورلوگوں کے ساتھ سنی ہےاوراگر''حدثنی'' کہوں توصرف میں نے سنی ہے،اگر''اخبرنا'' کہوں تواس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہےاور میں بھی وہاں حاضر تھا۔اوراگر''اخبرنی'' کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہے۔ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ''حَدَّثَنَا''اور ''اخبرنا'' دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ابومصعب مدینی کے پاس حاضر ہوئے توان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔انہوں نے فرمایا تم یوں کہو کہ ہم سے ابومصعب نے بیان کیا:امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے۔ اگرکوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَھِیْکٍ قَالَ کَتَبْتُ کِتَابًا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ اَرْوِیْہِ عَنْکَ قَالَ نَعَمْ.

۴۰: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابومجلز سے اوروہ بشیر بن نہیک سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے ابو ہریرہؓ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعدان سے پوچھا کہ کیا میں یہ احادیث آپ سے روایت کرسکتا ہوں؟انہوں نے فرمایاہاں۔

۴۱: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِيْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ لَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْحَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

۴۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپکی وہ احادیث بیان کرسکتا ہوں جو میرے پاس ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔

۴۲: حَدَّثَنَاالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

۴۲: ہم سے روایت کی جارود بن معاذ نے انہوں نے انس بن عیاض سے اور وہ عبید اللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ کیا مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

۴۳: حَدَّثَنَااَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخَرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اَنَّهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ قَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ اِلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَدِيْثُ اِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَاِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ.

۴۳: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ قراءت بہتر ہے۔ یا اجازت۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں ''اخبرنی'' انہوں نے فرمایا ان کا ''اخبرنی'' کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں۔ بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۴: حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ يَا

۴۴: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا ''قال رسول اللہ ﷺ'' اس پر زہری کہنے لگے ابن ابی فروہ:

بْنَ اَبِیْ فَرْوَةَ تَجِیْئُنَا بِاَحَادِیْثَ لَیْسَتْ لَهَا خُطُمٌ وَلاَ اَزِمَّةٌ.

اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ مُرْسَلاَتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مُرْسَلاَتِ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ بِكَثِيْرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَاْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ يَحْيٰی مُرْسَلاَتُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مُرْسَلاَتِ عَطَاءٍ قُلْتُ لِيَحْيٰی مُرْسَلاَتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مُرْسَلاَتُ طَاؤُسٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا قَالَ عَلِیٌّ وَسَمِعْتُ يَحْيَی بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مُرْسَلاَتُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عِنْدِیْ شِبْهُ لاَ شَیْءَ وَالْاَعْمَشُ وَالتَّيْمِیُّ وَيَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ وَمُرْسَلاَتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيْحِ ثُمَّ قَالَ اِیْ وَاللّٰهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قُلْتُ لِيَحْيٰی فَمُرْسَلاَتُ مَالِكٍ قَالَ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيٰی لَيْسَ فِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ مَالِكٍ.

۴۵: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں ۔ اس لیے کہ عطاء بن ابی رباح ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے۔علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے زیادہ بہتر ہیں۔علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاؤس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی روایات زیادہ بہتر ہیں۔انہوں نے فرمایا دونوں قریب قریب ہیں۔علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابواسحٰق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔اسی طرح اعمش ،تیمی ، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعد کی روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے یحییٰ سے امام مالک کے مرسلات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا لوگوں کے نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔

۴۶: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَی بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِیْ حَدِيْثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ وَجَدْنَا لَهٗ اَصْلاً اِلاَّ حَدِيْثًا اَوْ حَدِيْثَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّهٗ ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّ هٰؤُلاَءِ الْاَئِمَّةَ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰی اَحَدُهُمْ حَدِيْثًا وَاَرْسَلَهٗ لَعَلَّهٗ اَخَذَهٗ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ فِیْ مَعْبَدِ الْجُهَنِیِّ ثُمَّ رَوٰی عَنْهُ.

۴۶: ہم سے روایت کی سوار بن عبداللہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے '' قال رسول اللہ ﷺ'' کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں ۔اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ کرام نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر ان سے روایات بھی کرتے ہیں۔

۴۷: حَدَّثَنَابِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْبَصْرِيُّ نَامَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدَ الْجُهَنِيَّ فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُوَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَبْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرِ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهٖ لَمَا حَكٰى عَنْهُ اَكْثَرُ مِنَ اَلْفِ حَدِيْثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيْثَ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ اَيْضًا.

۴۷: ہم سے روایت کی بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطار سے وہ اپنے والد سے اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب (جھوٹا) تھا، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر بن جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایات کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے جابر جعفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض اہل علم مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔

۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَسْنِدْ لِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ سَمِعْتُ وَاِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَضْعِيْفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهُ ضَعَّفَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُوْنَ هٰؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ.

۴۸: ہم سے روایت کی ابوعبیدہ بن ابی سفر کوفی نے انہوں نے سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبداللہ بن مسعودؓ سے متصل الاسناد ہو۔ ابراہیم نے فرمایا اگر میں عبداللہ بن مسعودؓ سے حدیث بیان کروں تو اس کا یہی مطلب ہے وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے لیکن اگر کہوں ''قَالَ عَبْدُ اللّٰہ '' کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) کہ تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ وعدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبید اللہ عزرمی اور کئی دوسرے راویوں سے

روایت کی ہے۔ جن کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ تُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۴۹: ہم سے روایت کی محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبید اللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبدالملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہٰذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابوزبیر عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ.

۵۰: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس جاتے تو آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابوزبیر زیادہ حافظ تھے۔

۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ.

۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی نے وہ سفیان بن عیینہ سے ابوزبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبداللہؓ سے احادیث سنتے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کرلوں۔

۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيسٰى إِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ

۵۲: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ (ابوزبیر) حفظ واتقان میں قوی تھے۔ عبداللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان علم کے

كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مِيْزَانًا فِي الْعِلْمِ .

میزان تھے۔

۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهٖ بَاْسًا.

۵۳: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے (باب الصدقة) صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ کا قول کہ ''جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسکو غنی کردے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا (نوچا) ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کتنا مال غنی کر دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيْثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرَ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنَّمَا اَرَدْنَا حَسَنٌ اِسْنَادُهٗ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيْثٍ يُرْوٰى لَا يَكُوْنُ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ شَاذًّا وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فَاِنَّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ يَسْتَغْرِبُوْنَ الْحَدِيْثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيْثٍ يَكُوْنُ غَرِيْبًا لَا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ

۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبداللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں۔ عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں جو لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد ہے کہ اسکی سند حسن ہے۔ ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہوا ور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک (حدیث) حسن ہے۔ اور جس حدیث کو ہم نے (امام ترمذیؒ نے) غریب کہا ہے تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے

عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنَ الزَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا اَجْزَأَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَبِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعَشْرَاءِ وَلَا يُعْرَفُ لِاَبِي الْعَشْرَاءِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَشْهُوْرًافَاِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ يَعْنِيْ وَرُبَّ رَجُلٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَيَشْتَهِرُ الْحَدِيْثُ بِكَثْرَةِ مَنْ رَوٰى عَنْهُ مِثْلَ مَارَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوَدِدْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ دِيْنَارٍ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُبَّ حَدِيْثٍ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُوْنُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا يَصِحُّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ مِثْلَ مَارَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ

غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک سند سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابوعشراء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا حلق اورلبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کےعلاوہ ذبح جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگرتم نے اسکی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے۔ اس حدیث کوصرف حماد نے ابوعشراء سے نقل کیا ہےاوران کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے۔ہم اسےصرف انہی کی سند سے جانتے ہیں۔ اوراکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جوصرف اسی سے پہچانی جاتی ہے۔لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں۔اس لیے مشہور ہوجاتی ہے۔جیسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے حق ولاء کی خرید وفروخت اوراسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا: یہ حدیث صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبید اللہ بن عمرو ،شعبہ ،سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی (عبداللہ بن دینار) سے روایت کرتے ہیں۔اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اوروہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبیداللہ بن عمرو، عبداللہ بن دینار سے اوروہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عبدالوہاب ثقفی اورعبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمرو اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعدان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہوکر ان کی پیشانی چوم لوں۔

وَزَادَ مَا لِکٌ فِی هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَوٰی اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَایَۃِ مَالِکٍ مِمَّنْ لَا یُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِہٖ وَقَدْ اَخَذَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ بِحَدِیْثِ مَالِکٍ وَاحْتَجُّوْا بِہٖ مِنْھُمُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا اِذَا کَانَ لِلرَّجُلِ عَبِیْدٌ غَیْرُ مُسْلِمِیْنَ لَمْ یُؤَدِّ عَنْھُمْ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِیْثِ مَالِکٍ فَاِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ یُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِہٖ قُبِلَ ذٰلِکَ عَنْہُ وَ رُبَّ حَدِیْثٍ یُرْوٰی مِنْ اَوْجُہٍ کَثِیْرَۃٍ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْاِسْنَادِ.

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہوسکتا ہے کہ (حدیث) ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جاسکتا ہو جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ہر مرد و عورت آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا۔ مالک بن انس نے اس حدیث میں "مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ (مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) نقل نہیں کرتے جبکہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بعض ائمہ کرام امام مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل پیرا ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ ان دونوں (امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) نے حدیث مالک بن انس سے دلیل پکڑی۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاسکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا۔ بہت سی احادیث متعدد سندوں سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہیں۔

۵۵. حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَبُوْ ھِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ وَاَبُوْ السَّائِبِ وَ الْحُسَیْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِہٖ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسٰی سَاَلْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ غَیْلَانَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھٰذَا

۵۵: ہم سے روایت کی ابو کریب نے اور ہشام اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا ہم سے روایت کی ابو اسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابو کریب کی روایت ہے وہ ابو اسامہ سے راوی ہیں۔ پھر امام بخاریؒ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اس حدیث کو صرف ابو کریب کی

حَدِيْثُ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ لَمْ نَعْرِ فْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَاعَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَ اَبِىْ كُرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرٰى اِنَّ اَبَا كُرَيْبٍ اَخَذَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ فِى الْمُذَاكَرَةِ.

روایت سے جانتے ہیں۔میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے متعدد افراد نے ابواسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔امام بخاریؒ نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں اسے ابوکریب کے علاوہ کسی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے کسی مباحثے میں سنی ہوگی۔

۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ اَصَحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

۵۶: ہم سے روایت کی عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے اور وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء[1] اور مزفت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس لیے غریب ہے کہ اس حدیث کو صرف شبابہ نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: حج، وقوف عرفات کا نام ہے۔

یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مُزَاحِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى قَضَاؤُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ اُحُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ مُزَاحِمٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ

۵۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازہ کے ساتھ جائے اور نماز (جنازہ) پڑھے اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے دفن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط (ثواب) ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ قیراط کتنے ہوتے ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام وہ یحییٰ بن

[1] کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں۔ (مترجم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لِاَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِيْ اسْتَغْرَبُوْا مِنْ حَدِيْثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيْثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابی کثیر سے وہ ابومزاحم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبداللہ، مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ سے وہ ابوسعید مولیٰ مہدی سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائب سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی بیان کی۔ پھر میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔

۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِيْ قُرَّةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ وَضَعْنَا هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهُ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ

۵۸: ہم سے روایت کی ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے اور وہ انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا: اسے باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے انس بن مالکؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم (امام ترمذیؒ) نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح ونجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔

اٰخِرِ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

یہاں کتاب ختم ہوتی ہے اور ساری تعریفیں ﷲ کیلئے ہیں جو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور درود و سلام ہو سید المرسلین امی پر اوران کے اصحابؓ وآل پر۔ ہمارے لیے ﷲ (ﷻ) کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت (نیکی) کرنے کی مگر ﷲ رب العزت کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے پوری اور نبی اور انکے آل وصحابہ پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریفیں ﷲ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تمت

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان